سحرِ میرخ
ایمن جاوید
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

سحرِ میرخ

از

ایمن جاوید

www.novelsclubb.com

سحرِ میرخ

(The magic of death or slaughter)

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

www.novelsclubb.com

انتساب

کیا کبھی دیکھی ہے ایسی جنگ سحر، جو سب پر چھا جاتی ہے۔

کالی آندھی آتی ہے اور اپنے ساتھ سب بہا لے جاتی ہے، مگر پھر سفید روشنی اس پر غالب آجاتی ہے اور کالی آندھی کا نام و نشان مٹا جاتی ہے۔

...☆☆☆...

کہنا لگا چاند کسی بشر سے ایک شب

ہو کون تم، اور کرتے کیا ہو تم

سوال کے جواب میں کہا بشر نے چاند سے

میں ہوں آزاد ایک انسان، کرتا ہوں میں تقریباً ہر کام

جواب سن کر ایک پل کے لیے مسکرایا وہ چاند اور کہنے لگا

رب نے کیا ہے تمہیں عقل سے مالامال

کرتے کیوں نہیں ہو تم سب اس کا استعمال

جذبات کو دیتے ہو عقل پر فوقیت

جذبات میں آ کر سب کر دیتے ہو تباہ و برباد

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی تیاری میں

www.novelsclubb.com

کھو دیتے ہو اپنا سکون اور اطمینان

حسد کی آگ میں جلا کر خود کو

لیتے ہو بے قصوروں سے اپنی جلن کا انتقام

خوشی میں ان کے خوش ہونے کے بجائے

کرتے ہو مقابلہ اپنا اور انکا بے حساب

کہ رب نے تو تمہیں بھی نوازا ہے ہر چیز سے

مگر شکر ادا کرنے کے بجائے

دوسروں کی نعمتوں سے کرتے ہو مقابلہ صبح و شام

سوچ میں ڈوبے بشر کو دیکھ بات جاری رکھتے ہوئے بولا چاند

انتقام کے اس سفر میں اس قدر کھو جاتے ہو تم

کہ اپنے رب کو بھول کر ماننے لگتے ہو شیطان کے احکام

www.novelsclubb.com

کالے عمل سے رنگ دیتے ہو خود کو مکمل تم

اور بے سکونی کو کر دیتے ہو تا عمر اپنے نام

اور گناہوں سے کر دیتے ہو دامن کو اپنے کالا سیاہ جیسا گمنام

کہ بات سن کو پوری نہ تھا بشر کے پاس کوئی جواب

یہ دیکھ چاند اسے سوچ میں ڈوبا چھوڑ کر چلا بادلوں کے ساتھ

....☆☆☆....

'لاہور شاعری کے لیے مشہور ہوا۔ دہلی سلطنت کی چار صدیوں کے دوران شہر نے علمی طور پر ترقی کی۔ یہ 1580 میں مغل شہنشاہ اکبر اعظم کے دور میں دوسرا شاہی دارالحکومت بن گیا۔ 1524 سے 1752 تک لاہور مغلیہ سلطنت کا حصہ تھا۔'

وہ جیسے جیسے بول رہی تھی، لوگ اور متوجہ ہو کر سن رہے تھے.

"لاہور عجائبات کا شہر ہے جس کی ایک ہزار سال سے زیادہ کی تاریخ ہے۔لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر اور صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔لاہور کو پاکستان کا ثقافتی مرکز کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ملک کے بیشتر فنون، پکوان، تہوار، موسیقی، فلم سازی، باغبانی اور دانشوروں کی میزبانی کرتا ہے۔"

سٹیج پر کھڑی وہ لڑکی لاتعداد لوگوں کے سامنے لاہور کی تاریخ کو دوہرا رہی تھی، اس کے اندازِ بیاں میں ایک جادو سا تھا سب لوگ مسمرائز سا ہو کر اسے سن رہے تھے۔

اور پھر تاریخ ایک بہتی کھنگا ہے جس سے جتنا پانی حلق میں اتارو گے اتنا خود کے اندر علم اترتا ہوا محسوس کرو گے۔

www.novelsclubb.com

"لاہور اپنے بہت سے پارکوں اور باغات کی وجہ سے اسے 'باغوں کا شہر' بھی کہا جاتا ہے۔یہ شہر اپنی بھرپور ثقافت و جاندار ماحول کے لیے جانا جاتا ہے۔"

"وہ لڑکی جس نے وائٹ کلر کی لانگ فراک پہنی تھی جو اس کے پیروں کو چوں
رہی تھی جس پر چھوٹے چھوٹے پھول بنے ہوئے تھے جو اس کی خوبصورتی میں
مزید اضافہ کر رہے تھے۔

اس کے سلکی بال آگے سے کیچر میں قید تھے اور پیچھے سے آبشار کی مانند تھے۔اس
کی آنکھوں کا رنگ بھورا تھا۔

وہ سفید فراک والی لڑکی پر اعتماد سی سب کے سامنے لاہور کی تاریخ کو دہرا رہی تھی۔
وہ اتنی مہارت سے بول رہی تھی جیسے اسے اس کام میں بہت تجربہ ہو۔"

"اور واقعی سپیچ دینا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا وہ ہر سپیچ میں حصہ لیتی صرف حصہ ہی
نہیں اس میں انعامات کو بھی اپنے
نام کرتی۔"

www.novelsclubb.com

"اب وہ اپنی سپیچ ختم کر کے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی سٹیج سے نیچے اتری اور اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔

اس مقابلے کے اختتام کا وقت آن پہنچا تھا یعنی کے اب کسی ایک ونر کو چننا جانا تھا، وہ سفید فراک والی لڑکی پر جوش سی ایسے بیٹھی تھی جیسے اسے معلوم ہو کہ آج پھر وہ اپنے کالج کا نام فخر سے بلند کرے گی۔"

گہرا سکوت چھا گیا تھا سب کو ہی ونر جاننے کی جلدی تھی

۔

"سب ہی کی سپیچز بہت شاندار تھی، مگر جن کی ہمیں بہت شاندار لگی وہ محالہ کی سپیچ تھی، اور اب ہم محالہ کو سٹیج پر بلانا چاہیں گے۔"

پھر ایک آواز نے اس سکوت کو توڑا اور مقابلے کی اصل ونر کا نام لیا گیا۔

اور ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ سفید فراک والی لڑکی اس مقابلے کو جیت گئی تھی۔

"وہ بہت خوش تھی، خوشی اس کے انگ انگ سے ظاہر ہو رہی تھی اور ہوتی بھی کیوں نہ آخر کار وہ اس مقابلے کو اپنے نام کر چکی تھی۔ کوئی پہلی بار نہیں جیتی تھی مگر اس کو دیکھ ایسے لگ رہا تھا جیسے پہلی بار جیتی ہو۔"

"صرف بڑی خوشیوں سے ہی خوش نہیں ہوا جاتا، اصل میں چھوٹی چھوٹی خوشیاں بھی انسان کی زندگی میں اصل خوشیاں لاتی ہیں، ان پر خوش ہونا چاہیئے ان کو سلیبریٹ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہماری یادوں کے فولڈر میں بہترین یادوں کا حصہ بن سکے"

"اللہ اللہ میری چڑیل پری نے تو آج پھر سے کمال کر دیا، واہ کیا لاہور کو بیان کیا ہے ایسا کسی شاعر نے بھی نہیں کیا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

اریشے محالہ کو زور سے گلے لگاتے ہوئے بولی۔

"آہاں، بس دیکھ لو اپنی بہن کے ٹیلینٹ کو، مجھے یقین تھا میں کر لونگی اور میں نے کر کے دکھایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محالہ کا چہرا سورج کی تپش سے لال ہو رہا تھا۔ وہ اعتماد سے بھرپور لہجے میں خوشی سے بولی۔

"ہائے میں صدقے! اچھا ہوا جیت گئی تم، میں نے اس دوسرے کالج کے لڑکیوں کے سامنے بڑی بڑی باتیں کی تھی۔"

اریشے خوشی اور رازدانہ انداز میں بولی۔

"اچھا تو تم اس لئے خوش ہو رہی ہو کہ تمہاری بیستی ہونے سے بچ گئی اور تم نے کیوں ان کے سامنے لمبی لمبی چھوڑی؟"

محالہ اپنی بڑی آنکھیں اور بڑی کر کے پوچھنے لگی۔

"آہو، نہیں نہیں میرا مطلب وہ اپنی اس دوست کے بارے میں اتنا بول رہے تھے کہ وہ ہمیشہ سے جیتی آئی ہے اور وہی جیتے گی، تو اسلئے میں نے بھی بول دیا۔"

اریشے اپنے بالوں کو پیچھے کی طرف کرتے ایک ادا سے بولی۔

"کیا؟؟ کیا بولا تم نے انکو؟"

محالہ نے اپنے دونوں ہاتھ گال پر رکھتے پوچھا جیسے اریشے اسے کہانی سنانے لگی ہو۔

"یہی کہ ہماری محالہ نے تو 20 میڈل اپنے نام کرائے ہیں اور ہر مقابلے میں سب کو پیچھے چھوڑا۔"

اریشے نے آخر اپنا کارنامہ محالہ کے گوش گزارا۔

"20 میڈل؟؟؟۔"

محالہ اپنی دونوں ہاتھوں کی دس انگلیاں دکھاتی بولی۔

"ہاں وہ اس وقت میرے دماغ میں یہی آیا یار۔"

www.novelsclubb.com

اریشے اپنا ماتھا کھجاتی مسکراتے ہوئے بولی۔

"اتنے مقابلوں میں تو میں نے شرکت نہیں کئے ہونگے جتنے تم نے میڈلز بتا دیئے۔"

"مگر مجھے تم پر فخر ہے۔ایسے ہی لگی رہو۔اور یہ سن کران کے تو منہ کھل گئے ہونگے ہے نا...ہاہاہا۔۔۔۔"۔

محالہ کا یہ بولنا تھا اور اگلے ہی لمحے دونوں نے زور سے قہقہ لگایا۔

"ایسے ویسے !اور دیکھو تمہارا نام جب لیا تو سب حیران و پریشان ہو گئے تھے۔"

اریشے دونوں ہاتھوں کی تالی مارتی بولی۔

"اچھا خیر چھوڑو !بھائی لینے آچکے ہیں۔آو تم کو گھر چھوڑ دوں اکیلے نہیں جاو۔"

اریشے مدعے کی بات پر آئی کیونکہ اسے پتا تھا آج محالہ نے پھر گھر میں چھٹی کا ٹائم نہیں بتایا ہوگا اور اکیلے جا کر اچانک سے گھر میں سب کو سرپرائز دیگی۔

www.novelsclubb.com

"نہ نہ !تم کو پتہ نہ جس دن میں میں انعامات کو اپنے نام کرتی اس دن میں خود گھر جا کر سرپرائز دیتی۔۔"

محالہ کی اس بات کی منطق اریشے آج تک نہ جان سکی تھی۔

مگر

اریشے نے کچھ بولنا چاہا۔

"اگر مگر کچھ نہیں، میں خود سے جاو نگی۔"

محالہ ضدی لہجے میں بولی۔

"اوکے۔ جیسے ہی گھر پہنچو۔ مجھے فون کرنا۔"

اریشے کو معلوم تھا۔اب کے اس نے ٹھان لیا ہے کہ وہ اکیلے جائے گی تو وہ اکیلے ہی جائے گی۔

"اچھا میری ماں! کر دو نگی اب جاو بھائی انتظار کر رہے ہونگے۔"

محالہ اریشے کو بھیجتے ہوئے بولی۔

"اوکے بائے."

اریشے محالہ سے گلے ملی اور جانے لگی۔

محالہ کو بچپن سے ہی نیلا رنگ پسند تھا۔وہ آسمان کے رنگوں کی دیوانی تھی۔اس کے موبائل میں اپنی تصویروں سے زیادہ نیلے آسمان میں بکھرے الگ الگ رنگوں کی تصویریں موجود ہوتی۔

"بائے بائے!"

اریشے اور محالہ کی پرسنیلٹی مختلف تھی اس کے باوجود بھی وہ دونوں سگی بہنوں سے بڑھ کر ایک دوسرے کو چاہتی تھی۔

"جاو جاو جلدی جاو۔"

محالہ ہنستے ہوئے بولی۔اس کی ہنسی حسین اور ڈیسنٹ سی تھی وہ ہنستی تو ایسا لگتا کسی نے کانوں میں رس گھول دیا ہو.

"جارہی ہوں نہ اللہ حافظ۔"

اریشے اپنا کالا چشمہ نکال آنکھوں کے بجائے سر پر ٹکاتے بولی۔

"ہاں اب یہ نہ بولنا یہ چشمہ آنکھوں پر لگاتے مجھے معلوم ہے مگر یہ میرا اسٹائل ہے".

ابھی محالہ اسے کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اریشے نے بات پوری کر دی۔

"تم اور تمہارے سٹائل"

محالہ اس کی طرح اسی کے انداز میں بولی۔

اللہ حافظ۔۔

محالہ نے اسکو اللہ حافظ کیا۔

www.novelsclubb.com

....☆☆☆....

محالہ کالج سے نکل چکی تھی اور رکشہ میں بیٹھی گھر کی طرف رواں دواں تھی۔ انکے گھر میں گاڑیاں تھی مگر اس کو ڈرائیونگ نہیں آتی تھی اور اب اگلی چیز جو اسکو سیکھنی تھی وہ ڈرائیونگ ہی تھی۔

"کیا ہوا بھائی ابھی تھوڑا سا راستہ اور ہے رکشہ کیوں روک دیا؟"

محالہ اچانک رکشہ رکنے کی وجہ پوچھنے لگی۔

"میڈیم لگتا ہے پیٹرول دھوکہ دے گیا ہے یہاں نزدیک تو اب کوئی پیٹرول پمپ بھی نہیں ہے۔"

رکشہ ڈرائیور نے وجہ بتائی۔

"اللہ اللہ! اس کو ابھی رکنا تھا۔ چلے رہنے دیں یہ لیں کرایہ۔ آگے ویسے بھی راستہ تھوڑا ہے۔ میں خود چلی جاو گی۔

محالہ رکشہ ڈرائیور کو پیسے پکڑاتی بولی، کیونکہ اسے گھر جانے کی جلدی تھی۔

www.novelsclubb.com

"او کے جی۔"

رکشہ ڈرائیور نے جواب دیا۔

راستہ سنسان سا تھا اکا دکا گاڑیاں، بائک ہی گزر رہی تھی۔ محالہ جلدی جلدی قدم لیتی آگے بڑھ رہی تھی۔

"اوہو حسینہ! آجاو میں بائک پر چھوڑ دوں۔"

ابھی وہ آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ اسے پیچھے سے کسی لفنگے کی آواز سنائی دی۔ مگر وہ اس کو اگنور کر کے اپنی راہ پر چلتی رہی۔

"ارے رے!! نخرے چھوڑو آجاو میں چھوڑ دیتا ہوں نہ!"

www.novelsclubb.com

وہ لفنگا بائک روک کر اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا، مگر محالہ اب بھی اگنور کرتی آگے چلنے لگی۔

"اوہو!! ادائیں دیکھوں یا نخرے میں تو...چٹاخ"

وہ لفنگا جو اسکی خاموشی کو رضامندی اور اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش میں تھا ایک دم فریز ہو گیا کیونکہ محالہ نے اس کا جبڑا ہلا ڈالا تھا۔

"تم پاگل لڑکی مجھے تھپڑ مارا مجھے؟"

اس لفنگے نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غصے سے پوچھا۔

"ارے یہ ایک منٹ دکھائے زیادہ لگ گئی.... چٹاخ۔"

محالہ جو اس کا جبڑا چیک کرنے لگی تھی اسکو ایک اور چپیڑ سے نوازا۔

"تمہیں تو میں چھوڑونگا نہیں پاگل لڑکی، ابھی، مجھے جانتی نہیں ہو تم۔"

وہ غصے سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ یہ اس پر اگلا وار ہوا۔

www.novelsclubb.com

"آہ!!!!آہ!!میری آنکھیں!!آہ!!پانی پانی دے دو!!آہ"

وہ لفنگا زمین پر لیٹا زور زور سے چیخ رہا تھا

کیونکہ محالہ نے اس کی آنکھوں میں لال مرچ پھونک دی۔لال مرچ پاؤڈر وہ ہمیشہ اپنے بیگ میں رکھتی۔

"آہ! میرے والدین مجھ پر اعتبار کرتے ہیں اور ان کی اسی اعتبار کی میں حفاظت کرتی ہوں۔اور جہاں تک بات تمہارے جیسوں کی ہو تو تم لوگ یہی ڈیزرو کرتے ہو۔۔"

محالہ اپنی بات پوری کر کے لال مرچ پاؤڈر کے چھوٹے سے ڈبے کو چومتی آگے بڑھ گئ۔اس کے چہرے پر مسکان تھی۔

لڑکیوں کو مضبوط ہونا چاہیے۔اتنا مضبوط کہ اپنی طرف بڑھنے والی ہر انگلی کو توڑ کر رکھ دیں۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ اپنے گھر کے سامنے آئی ہی تھی کہ

اس کی آنکھیں کھل گئ

اس کا دل دھک دھک کرنے لگا

اس کی نظریں جم گئیں سامنے بڑا سا کتا تھا۔

"یااللہ ! بچالے، کیسے دیکھ رہا ہے خدایا۔"

محالہ جو اس لفنگے کی کٹائی کر کے آئی تھی وہ کتے سے ڈر رہی تھی۔

"پیارے کتے ! نہیں نہیں سوری۔ پیارے ڈوگی دیکھو ذرا سائیڈ پر ہو جاو، میں چلی جاو نہ پھر واپس یہی بیٹھ جانا اوکے۔"

محالہ وہی کھڑی اس کتے سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ سب سمجھ رہا ہو.

وہ ایسی ہی تھی ہر جانور سے باتیں کرنے والی، دیکھنے والوں کو لگتا یہ پاگل ہے۔ مگر یہ اس کی لو لینگو یج ہوتی یا پھر ڈر لینگو یج۔

"ہش ہش ! ڈیئر ڈوگی اتنی پیاری لڑکی تم سے ریکویسٹ کر رہی ہے۔"

اسے وہاں کھڑے 15 منٹ ہو چکے تھے.

وہ کتااب دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا دوسری سائیڈ پر چلا گیا تھا۔

"شکر ہے چلا گیا۔۔"

محالہ شکر ادا کرتے بولی۔

وہ اپنے گھر پہنچ چکی تھی اور اپنے اس عالیشان گھر کے دروازے کو عبور کرتے ہوئے آگے بڑھ گئ۔گھر کے اندر جاتے ہی اسے ماہین نظر آئ،جو دیوار کے کونوں میں پانی کے چھینٹے مار رہی تھی۔

"اسلام و علیکم! یہ کیا کر رہی ہو؟"

محالہ سلام کر کے پوچھنے لگی۔

"وعلیکم السلام! ماما کو پھر سے کچھ عجیب و غریب خواب آئے تھے اور اب انکو وہی لگ رہا ہے جو تین سال پہلے شروع ہوا تھا۔اس لئے وہ دم والے پانی کی چھینٹے لگوا رہی۔"

ماہین نے وجہ بتائی۔

"یہاں کچھ تو گڑ بڑ ہے. چچی جان ایسا کبھی نہیں کر سکتی نہ مجھے تین سالوں پہلے ان باتوں پر یقین تھا نہ اب ہے۔"

محالہ تین سال پہلے پیچھے چلی گئی جب ماہین نے اسے جھنجھوڑا۔

"مجھے بھی نہیں یقین. یہ اس سب کے پیچھے کچھ اور مسئلہ ہے. جس پر کسی نے توجہ نہیں دی ہے۔"

ماہین بھی تین سال پہلے کا ذکر آنے پر افسردہ سی ہو گئی۔

"یہ معاملہ اب سلجھ جانا چاہیئے. اب اور نہیں۔"

www.novelsclubb.com

محالہ جو کہ کچھ سوچ رہی تھی ماہین سے بولی۔

"تم کیا سوچ رہی ہو؟"

ماہین مشکوک انداز میں بولی۔

"کچھ بھی نہیں۔۔۔اللہ اللہ یہ سب چھوڑو میرے پاس تم سب کے لئے سرپرائز ہے. سب کو ڈرائنگ روم میں بلاو ذرا۔"

محالہ خوشی سے چور لہجے میں بولی۔

"کیا وہی سرپرائز ہے جو مجھے لگ رہا.."

ماہین جاتے جاتے پیچھے مڑ کر خوشی سے پوچھنے لگی۔

"ارے ذہین لڑکی! بلکل بھی نہیں."

محالہ جس کا دل چاہا کہ ایک پل کے لیئے ہاں بول دے مگر دل کو نظرانداز کیا کیونکہ ماہین اس کی بہن تھی اور بہن بھائیوں کو الٹا جواب دینا تو محالہ ماہین اور موسیٰ پر فرض تھا۔

www.novelsclubb.com

ماہین جو ذہین بولے جانے پر ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہوئی تھی اگلے ہی لمحے منہ بناتی وہاں سے چلی گئی۔

(شاہ زیب صاحب اور ان کی اہلیہ عمارہ کی یہ تینوں کل کائنات تھی. انھی کے دم سے گھر میں رونق تھی۔)

سب ڈرائنگ روم میں جمع ہو چکے تھے اور محالہ بھی آچکی تھی، اب سب کو اس کے بولنے کا انتظار تھا۔

"تو عزیزوں آپ کے سامنے جو یہ حسین اور ذہین لڑکی کھڑی ہے اس نے ایک بار پھر......."

محالہ آدھی بات بول کر چپ ہو گئ۔

"ایک بار پھر کسی سے پنگا لے لیا ہے ہے نا۔۔"

موسیٰ کہاں خاموش رہ سکتا تھا فوراً بول پڑا۔

"کوئی بات نہیں میں نے نظر انداز کیا اس بات کو۔۔۔"

محالہ پروفیشنل انداز میں اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے بولی

www.novelsclubb.com

"کہ میں نے ایک بار پھر سپیچ میں جیت کو اپنے نام کرایا ہے۔"

محالہ خوشی سے اپنے والد کے گلے لگتی بولی۔۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرا بچہ میرا فخر ہو تم۔۔"

شاہزیب صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کا ماتھا چوم کر کہا۔

"ارے!! میری بیٹی ادھر آو ماں کے پاس ذرا۔ماشاءاللہ نظر بد سے بچائے۔"

عمارہ خوشی سے بیٹی کو گلے لگاتے بولی۔

"ہالہ مبارک!!! ہمیں ٹریٹ کب دو گی۔"

موسیٰ اور ماہین بھی مبارک دیتے فون مدعے کی بات پر آئے۔(محالہ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھی پھر ماہین اور موسیٰ دونوں جڑواں تھے وہ دونوں بچپن سے محالہ کو ہالہ پکارتے تھے)

"توبہ! ایسے ندیدے بہن بھائی ملے ہیں۔صبر کرلو دونوں ابھی آئی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

محالہ کانوں کو ہاتھ لگاتی بولی۔ان کے والدین بھی ان تینوں کو دیکھ ہنس دیئے۔

"محالہ بیٹا سنو!"

محالہ جو اپنے کمرے میں جانے لگی تھی عمارہ کی آواز سن کر رکی۔

"تم کسی کو نہیں بتاو گی. کہ تم جیتی ہو یا پھر تمہیں میڈلز ملے ہیں میں نہیں چاہتی تمہارے ساتھ کچھ ہو۔حاسد لوگ کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں. تم۔۔تم نہیں بتانا کسی کو اچھا۔۔"

عمارہ زیب عجیب انداز میں بولی وہ اپنی بیٹی کو لے کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی وہ خوفزدہ تھی۔

حسد ایسی چیز ہے جو انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے اس کے اندر محبت اور احساس جیسے جذبے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے کہ وہ انسان بے حس ہو جاتا ہے پھر جب وہ کسی اور کو خوش اور مطمئن دیکھتا ہے تو اسکے اندر حسد نے جو اپنے بیج بوئے

ہوتے ہیں اس کی جڑیں اور زیادہ پھیلنے لگتی ہیں اتنا زیادہ کہ وہ دوسرے انسان کی خوشی چھیننے کے لئے کسی بھی حد تک جانے کے لئے مجبور کر دیتی ہیں۔۔

عمارہ زیب حسد سے خوفزدہ تھی کیونکہ اس کا اپنا گھرانا جو خوشیوں اور محبت سے لبریز تھا وہ ایک مدت کے لئے حسد کے بھینٹ چڑھ چکا تھا۔

"تم میری بات سمجھ رہی ہوں نہ۔۔"

عمارہ محالہ کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دوبارہ بولی

محالہ جو ایک پارٹی دینے کا سوچ رہی تھی اور اس کو اپنے سب کزنز کے ساتھ سلیبریٹ کرنے کا سوچ رہی تھی اداس سی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"عمارہ۔۔ مرنے کے ڈر سے کوئی جینا نہیں چھوڑ دیتا ہے

اللہ پاک کا کلام بہت طاقتور ہے. اللہ پر بھروسہ رکھو، سب ٹھیک ہے۔"

شاہزیب صاحب اپنی بیٹی کو اداس دیکھ فوراً بولے اور ان کی بات درست تھی۔

"تم دونوں باپ بیٹی کے دل میں جو آتا ہے کرو. میں تو ایسے ہی لگی رہتی ہوں بولتی رہتی ہوں ہے نہ۔"

عمارہ بھی شاہزیب صاحب کی بات سے متفق تھی. مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو خوفزدہ ہو گیا تھا اپنے دماغ کا کیا کرتی جو وہی اس وقت کی یادیں اس کو یاد کرواتا۔

"پاپا۔۔۔ماما ناراض ہو گئی ہے لگتا ہے۔۔۔"

ماہین شاہزیب کو دیکھتی بولی۔

"بیٹا میں منا لونگا انکو۔۔آپ سب فریش ہو جاو اور پارٹی پلین کرو۔"

شاہزیب صاحب ان تینوں کو گلے لگاتے بولے۔

www.novelsclubb.com

"بابا۔۔ تین سال ہو گئے ہیں آخر کب تک آپ لوگ ایسے رہینگے ایک دوسرے کے ساتھ. کیا آپ کو لگتا ہے کہ چچی ایسا کر سکتی، بابا آپ کو پتا ہے نہ چاچو چچی کتنی محبت کرتے تھے ہم سب سے۔"

محالہ کی آواز میں غم تھا ایسا غم جو کسی بہت اپنے کے بچھڑے پر ہوتا ہے۔

"بابا ہماری فیملی بھی ٹوٹ چکی ہے۔"

ماہین اور موسیٰ کا یہ کہنا شاہزیب کے دل کو چیر کر گیا۔

"نہیں، میرا دل کہتا ہے بھابی نے نہیں کیا مگر تین سال پہلے کی وہ داستان یاد آتی ہے تو میرا دماغ میرے دل کی باتوں کو جھٹلا دیتا ہے۔

"خیر محالہ جاو آپ فریش ہو جاو، اور ماہین اور موسیٰ آپ دونوں ذرا ماما ساتھ کھانے کا ٹیبل لگوا دو۔"

شاہزیب صاحب افسردگی سے بولے اور پھر اپنے تاثرات پر قابو پا کر مسکراتے ہوئے ان کو جانے کا کہا۔

"جی اوکے بابا۔"

محالہ اپنے روم میں فریش ہونے گئی اور ماہین اور موسیٰ ٹیبل لگوانے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

....☆☆☆....

کالے بادل ہر سو پھیلے ہوئے تھے. ایسا لگ رہا تھا بس ابھی بارش کراچی والوں پر برس جائے گی، پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف رخ کیے ہوئے تھے. شدید گرمی کے موسم میں بھی آج ٹھنڈی یخ ہوائیں چل رہی تھی اور کراچی والوں کے لئے غنیمت تھی۔

ایسے میں کراچی کے مختلف حصوں سے گزر کر ہم baharia town کے حصے میں آئے تو وہاں بہت سارے عمدہ، شاندار اور بڑے بڑے گھروں میں سے ایک شاندار گھر جس پر شاہزین ہاؤس لکھا تھا. ہمارا استقبال کرتا ہے۔

گھر کے اندر جائے تو کچن میں سے کٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔

"ارے فوزیہ بیگم! پکوڑے بنارہی ہیں کہ پائے؟"

ڈرائنگ روم سے شاہزین صاحب کی آواز سنائی دی جو کب سے پکوڑوں کا انتظار کر رہے تھے۔

"ارے بھائی! کیوں اپنی شامت کو آواز دے رہے ہو1انتظار کر لو. یہ بیگمات کچن میں صرف کھانا ہی نہیں بناتی خود بھی اس وقت تپ رہی ہوتی ہیں خیال رکھو۔"

ابیان علی نے شاہ زین صاحب کے کان میں ہلکی آواز میں انہیں تاکید کی۔

"ایسا لگتا ہے یہ وقت تم پر گزر چکا ہے۔"

شاہزین صاحب بھی انہی کے انداز میں ان کے کان میں بولے۔

"بس بھئی آگے تم خود سمجھدار ہو۔"

www.novelsclubb.com

ابیان علی بھی فل ایکٹ میں تھے وہ بھی ان کے کان میں سرگوشی کرتے۔ان دونوں کی سرگوشیاں اتنی تیز تو تھی کہ وہاں پاس بیٹھے سارے سن کر دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔

"ابیان جی۔"

علینہ ابیان علی کی بیگم نے انہیں بہت محبت سے بلایا۔

"ہاں جی۔"

ابیان علی بھی محبت سے انہیں جواب دیتے ہیں۔

"مجھے سب سنائی دے رہا تھا۔ میں نے کب آپ کو کچھ بولا ہے ایسا، ہاں؟"

علینہ تھوڑے غصے اور ناراضی سے بولی۔

اور یہاں ازلان، اریحہ، آلیار اور آیت کا مشترکہ قہقہ لگا۔

"ارے وہ بیگم وہ میں تو مذاق کر رہا تھا، سیریس ہی لے لیا آپ نے تو۔"

www.novelsclubb.com

ابیان علی سٹپٹاتے ہوئے بولے۔

"رہنے دیں ان کو یہ نہیں دکھتا کہ ہم سارا دن کچن میں انہی کے لئے اور بچوں کے لیے چولہے کے سامنے کھڑے ہو کر ان کی فرمائشوں کو پورا کرتے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فوزیہ پکوڑے لاتے ہوئے علینہ سے مخاطب ہوئی۔

"سہی کہہ رہی ہیں آپ۔"

علینہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتی بولی۔

"لو جی آپ دونوں کی بیگمات نے تو ناراضی کا اعلان کر دیا ہے۔اب کیا کریں گے؟"

ازلان ان دونوں کو دیکھ دھیرے سے بولا۔

"ہاں ازلان سہی کہہ رہا ہے تعریف ہی کر دیں انکی تاکہ معاملہ سیٹیل ہو جائے، ورنہ گھر میں پھر منانے کے لئے بہت محنت کرنا ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

آلیار نے بھی ان کو مشورہ دیا۔

"یہ لیں گرما گرم چائے تیار ہے۔"

اریحہ اور آیت چائے اور باقی ریفریشمنٹ کا سامان لے آئی۔

"واہ بیگم چائے تو بہت لذیذ بنی ہے ماشاءاللہ۔"

شاہ زین صاحب ازلان اور آلیار کے مشوروں پر عمل کرتے چائے کی تعریف کرتے ہوئے بولے۔

"شکریہ !آیت نے بنائی ہے چائے!۔

فوزیہ بیگم چائے کو لمبا کھینچتے ہوئے بولی۔

اور یہاں آیت اور باقی لوگ پھر ہنس دیئے۔

(شاہ زین صاحب اور فوزیہ بیگم کی دو اولادیں تھی،اریحہ اور ازلان,ازلان نے ابھی کچھ وقت پہلے ہی اپنا بزنس شروع کیا تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ خوب ترقی کر رہا تھا اور اریحہ کا یونیورسٹی میں دوسرا سال تھا).

"ہاہاہا۔۔۔آپ دونوں رہنے دیں۔"

اریحہ ہنستے ہوئے ایان علی اور شاہزین صاحب کو بولی۔

"ہاں آج تک عورتوں سے بھلا بحث میں کون جیتا ہے۔"

ابیان علی چائے کا سپ لیتے مسکین شکل بنا کر بولے۔

علینہ تو بس انہیں دیکھتی رہ گئی۔

(ابیان علی اور علینہ شاہ زین صاحب کے فیملی فرنڈز تھے انکی دو اولادیں بڑا بیٹا آلیار جو اپنا بزنس دیکھتا اس کا نکاح اریحہ سے ایک سال پہلے ہی ہوا تھا اور پھر آیت جو یونی کے فرسٹ ائیر میں تھی۔

"اس عمر میں انسان تھوڑا سنجیدہ ہو جاتا ہے مگر یہاں تو نظام ہی الٹا ہے۔"

علینہ نفی میں سر ہلاتے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ارے آنٹی! سنجیدہ ہونے میں کیا رکھا ہے، شوخ ہونے میں تو پھر بھی مزہ رکھا ہے۔"

ازلان نے فورن باپ اور انکل کا ساتھ دیتے شعر سنا ڈالا۔

"ارے واہ! میرے شیر"

شاہزین صاحب اس کی پیٹھ تپتپاتے بولے۔

"یہ چیز! میرے چیتے"

ابیان علی بھی اس کو سراہتے ہوئے بولے۔

"ایسی بات ہے تو پھر یہ شیر اور چیتا انعام کا مستحق ہے۔"

ازلان مسکراہٹ دباتا مطالبہ کر گیا۔

"برخوردار رشوت مانگ رہے اپنے باپ اور انکل سے۔"

شاہزین صاحب آنکھیں دکھاتے بولے

www.novelsclubb.com

"استغفر اللہ فوراً ہی کچھ بھی سوچ لیتے۔"

ازلان کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا۔

محالہ بھی ہر بات کے بیچ میں رشوت کو لے آتی کہ "اچھا اب رشوت لو گی۔"

اریحہ بے دیہانی میں محالہ کا حوالہ دیتی بولی۔

ازلان کی مسکراہٹ یک دم سمٹی۔

"بیٹی آخر کس کی ہے؟اپنے چچا کی، اتنی تو مجھے پر جائے گی"

شاہ زین صاحب نارمل انداز میں بولے

"صرف آپ کی بیٹی نہیں ہے وہ میری بیٹی بھی ہے۔"

فوزیہ بیگم اپنے ہاتھوں کو دیکھتی بولی۔

بڑوں کے آپسی معاملات اور بحث میں اکثر چھوٹوں کے احساسات کچل دیۓ جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

محالہ ان کو بہت پیاری تھی، محالہ نام بھی فوزیہ بیگم نے اسکا خود رکھا تھا۔انکی ایک خواہش تھی مگر وہ خواہش نہ جانے اب پوری ہو گی بھی یا نہیں۔

"اچھا چھوڑے سب! آجائے گیم کھیلتے ہیں."

آیت نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لئے سب سے پوچھا

"ہاں بلکل آجائے"

اریحہ بھی رضامندی سے بولی۔

اس طرح ان دونوں فیملیز نے اس حسین موسم کو مل کر انجوائے کیا۔

....☆☆☆....

ماما ہم لوگ نکل رہے ہیں۔"

ماہین کچن میں فوزیہ بیگم کو مطلع کرتے بولی۔

ماہین نے اورینج کلر کی لانگ کرتی کے ساتھ اسی کا ہم رنگ پلازو پہنا تھا ساتھ ہم رنگ دوپٹہ تھا۔اپنے شولڈر کٹ بالوں کو اپنے ازلی انداز میں کھلا رکھے ہوئ تھی۔

آنکھوں پر لائنر اور پنک لپسٹک لگائے خوب پیاری لگ رہی تھی۔

"اچھا خیر سے جاو۔اور گاڑی آہستہ چلانا۔آرہی ہے نہ سمجھ۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں ماما آگئی ہے اب جائیں!"

موسیٰ جس نے اور سائز ٹی شرٹ اور کوگی پہنی تھی ساتھ آنکھوں پر کالا چشمہ ٹکائے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہوئے خوب لشکارے مار رہا تھا۔

"بھائی جان! آپ کے لیے لڑکی ڈھونڈنے نہیں، میری طرف سے ٹریٹ میں ڈنر کرنے جا رہے ہیں۔"

محالہ جو پنک فراک پہنے ہوئی تھی جس پر سفید موتیوں کا کام ہوا تھا، ساتھ پنک ٹراوزر اور سفید رنگ کا دوپٹہ پہنے ہوئے، اپنے بلونڈ بالوں کی ہلکی سی چھٹیا بنائی آگے سے دو لٹیں نکلی ہوئی، پلکوں پر مسکارا اور ہونٹوں پر لپسٹک لگائے کسی ریاست کی شہزادی لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"واہ واہ، بھلے خود مادھوری بن کر آئے مگر اپنے اکلوتے بھائی کی خوبصورتی نہیں برداشت ہوتی۔"

موسیٰ منہ کے زاویے بگاڑتے بولا۔

"موسیٰ اپنے حسن نامے کو کرو بند اور چلو جلدی۔اریشے کی لاتعداد کالز آچکی ہیں"

۔

ماہین انکی بحث کو ختم کرتے بولی۔

"اللہ معافی ! جلدی چلو۔ورنہ وہ ہم سب کو اڑا دے گی۔اللہ حافظ ماما"

محالہ عمارہ بیگم کو اللہ حافظ کرتے بولی۔

محالہ عمارہ بیگم کی بات کو مان کر اریشے موسیٰ اور ماہین کے ساتھ اپنی کامیابی کو سلیبریٹ کرنے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

....☆☆☆....

اریشے جو کب سے محالہ کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تھی، فون پر اپنا ٹائم پاس کرنے لگی۔

"برو! رواج ریسٹورنٹ تو رات میں الگ ہی چمک رہا ہے امیزنگ!"

موسیٰ گاڑی سے اتر کر سامنے بنے ریسٹورنٹ کو دیکھ کر بولا۔

"ہاں اس کا ڈیکور اور کھانا دونوں ہی لذیذ ہے اور ان کے چھت پر بیٹھ کر تو کھانے میں مزہ ہی الگ آئے گا!"

ماہین کیوں چپ رہتی وہ بھی فورن بولی۔

"ایسے ندیدے بن کر جو دیکھ رہے ہو لگ رہا ہے پہلی بار آئے ہو۔"

www.novelsclubb.com

محالہ نے دونوں کی میٹھی میٹھی کر دی جس پر دونوں نے ہی منہ کے زاویے بگاڑے۔

"بیشک اس ریسٹورنٹ میں پہلی بار آئے ہیں مگر ہم بیشتر مختلف ریسٹورنٹ میں جاتے رہے ہیں۔ہنہہ۔"

ماہین نے صفائی دینے والے انداز میں کہا۔

"اچھا ہالہ یہ بتائیں کہ یہاں کی سب سے بہترین ڈش کیا ہے؟"

ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہوتے ہوئے موسیٰ محالہ سے پوچھنے لگا۔

"امم یہ جگہ مستند لاہوری کھانوں کی پیشکش کررہی ہے جس میں سپیشل، تواپیں، بی بی کیو، اور توے کی اشیاء شامل ہیں، مجھے سب سے مزے کا بی بی کیو لگا تھا نوڈ بٹ بہت مزیدار تھا۔"

اب وہ تینوں اندر جا چکے تھے اور سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

"ان کے پاس چھت پر بیٹھ کر کھانے میں زیادہ مزہ آتا ہے چھت سے لاہور کی بندر گاہ اور بادشاہی مسجد صاف نظر آتی ہے جو ایک حسین شام گزارنے کا بہترین طریقہ ہے۔۔"

محالہ ان کو رواج ریسٹورنٹ کے بارے میں تفصیلی معلومات دے رہی تھی اور اب وہ تینوں چھت پر پہنچ چکے تھے۔

اریشے بھی انہیں دیکھتی ہائے کرتی ہے۔

"ہالہ ویسے جتنی انفو آپ کے پاس لاہور کی ہے کسی اور کے پاس نہیں ہو گی۔"

ماہین محالہ کو تعریفی انداز میں بولتی ہے۔اب وہ تینوں ٹیبل کے پاس پہنچ چکے تھے اور بیٹھ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بڑی جلدی نہیں آ گئے؟"

اریشے طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔

"دیر آئے درست آئے ہے نہ ہالہ۔"

موسیٰ ہمیشہ کی طرح اپنی ٹانگ بات میں زبردستی اڑاتا بولا۔

"بلکل نہیں موسیٰ۔"

محالہ کی جگہ ماہین جواب دیتی بولی۔

"عزت ہی نہیں کوئی۔"

موسیٰ نے بڑبڑاتے ہوئے پوری جگہ کا جائزہ لیا۔

"ہاں مگر بے عزتی بہت ہے جناب موسیٰ کی۔"

اریشے نے بھی موقع کا فائدہ اٹھاتے موسیٰ کو آڑے ہاتھوں لیا۔

www.novelsclubb.com

"ریش تمہیں کیا ہوا ہے؟ آج مجھے موٹی موٹی لگ رہی ہو۔

موسیٰ جانتا تھا کہ اس بات سے وہ اریشے کا دیہان اپنی طرف سے ہٹا سکتا ہے اسلئے

فوراً چالاکی سے بات بدل دی۔

"کیا سچ ؟؟ ہائے اللہ موسیٰ !!"

اریشے فکر مندی سے اپنے آپ کو دیکھتی بولی

گرین کرتی، ٹراوزر، اور گرین ہی دوپٹے میں، کرل بال کندھوں پر بکھرے ہوئے، لائٹ پنک بلش اور لائٹ پنک لپسٹک لگائے اریشے بے حد حسین لگ رہی تھی۔

اپنے فیگر کو مینٹین رکھنا اس کی پہلی ترجیح تھی۔

"ایوی فضول بول رہا ہے. پتہ تو ہے تمہیں اسکا۔"

محالہ جو آرڈر لکھوا کر آئی تھی اریشے کے ساتھ بیٹھتے بولی۔

www.novelsclubb.com

"بدتمیز نہ ہو تو۔"

اریشے موسیٰ کے ہاتھ پر تھپڑ جڑتے بولی۔

ان کی اسی نوک جھوک میں کھانا بھی آگیا تھا۔سب نے کھانا کھایا اور اس خوبصورت شام کو ساتھ گزار کر اور خوبصورت بنایا۔۔

....☆☆☆....

کالی چادر پہنے کوئی تیز تیز قدم بڑھاتا قبرستان کے داخلی دروازے کو عبور کرتے آگے بڑھ رہا تھا۔

آدھی رات کے اس پہر جہاں کسی ذی روح کا کوئی نام و نشان نہیں تھا،اس پہر وہ کالی گہری آنکھیں قبروں کے بیچ و بیچ کسی کی کھوج میں تھی۔

پتوں کی سرسراہٹ رات کی اس خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی.

قبرستان میں اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر اس نے آگے پیچھے نظر دوڑائی تو آس پاس بے شمار قبریں دیکھنے کو ملی، جن کو دیکھ اس کے دل نے خوف محسوس کیا مگر سامنے ہی بیٹھے اس وجود کو دیکھ تمام خوفیں ریزہ ریزہ ہو گئ۔

وہ یہاں کوئی اچھا کام کرنے نہیں آئی تھی. آدھی رات کے اندھیرے میں وہ اپنے آپ کو گناہوں کی سیاہی میں رنگنے آئ تھی۔

....☆☆☆....

ہر طرف ہر سو گہما گہمی اور خوبصورت زمانہ تھا

وہ پر رونق محفلیں وہ محبتوں کا فسانہ تھا

موسم دلکش اور بے غرض یارانہ تھا

www.novelsclubb.com

وہاں ایک چھوٹا سا حسین آشیانہ تھا

جو ٹوٹ کر بکھرا تو پھر جڑ نہ سکا

کبھی جو ہوا کرتا اتفاق کا خزانہ تھا

آنکھوں کی سامنے کی بات ہے میری

پل بھر میں وہ رشتہ بے گانہ تھا

نظر دوڑائی جو پاس تو دکھی کالی گھٹائیں ہر طرف

تو کیا یہ کسی کا انتقام حاسدانہ تھا

www.novelsclubb.com

آہ بڑھتے اس رشتوں کے دراڑوں کو دیکھ

میں کہہ بھی نہیں سکا کچھ کہ یہ جانتا سارا زمانہ تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا لوٹ آئیں گے وہ اپنے میرے پاس

یا اسی سوچ میں زندگی نے گزر جانا تھا؟

....☆☆☆....

صبح کی چادر ہو سو پھیل چکی تھی. لاہور میں بھی موسم کافی حسین تھا یا پھر یہ آنے والے ان لوگوں کے لئے حسین ہو رہا تھا۔

محالہ کچن میں کھڑی کباب فرائے کر رہی تھی۔

"یار ماما یہ آپ نے کس کام میں لگا دیا ہے۔ باہر پھپو لوگ آئے ہوئے ہیں وہ سب ساحل بھائی کی شادی کی باتیں کر رہے ہونگے۔ میں نے بھی پلینز بنانے نہ۔۔"

www.novelsclubb.com

محالہ اپنی والدہ سے رونے والے انداز میں بولی۔

"ہاں تو بنا لینا نہ پلینز۔ یہ کباب فرائے کر کے آجانا باہر پھر مل کر بنائے گے۔"

عمارہ بیگم کبابوں کو فرائے کرنے کا کام محالہ کے حوالے کرتے بولی۔

"ایک تو یہ بڑی بہن ہونے میں جتنا فائدہ ہوتا اتنا ہی کام بھی ہوتا۔ چھوٹے آرام کرے اور بڑے کام کرے۔۔ واہ!"

محالہ آخری کباب فرائے کرتے ہوئے خود سے باتیں کرنے میں مگن تھی، کباب کو فرائے کر کے ماہین کے ساتھ ٹیبل لگایا اور سب کو کھانے کا کہنے چلی گئ۔

ٹیبل کے گرد کرسیوں پر براجمان سب لوگ کھانے میں مصروف تھے۔ سربراہی کرسی پر شاہزیب صاحب بیٹھے تھے جبکہ باقی رکھی گئی کرسیوں پر سب سے پہلے عمارہ زیب تھی ان کے ساتھ شاہزیب صاحب سے چھوٹی بہن تہمینہ اور ان کے شوہر عدیل صاحب تھے پھر محالہ موسیٰ اور ماہین بیٹھے تھے، جبکہ ان سے اگلی نشست پر شاہزیب صاحب کی دوسری بہن عظمیٰ اور ان کا شوہر راحیل بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"پھپو عظمیٰ ساحل بھائی کی ویسے بھی کوئی بہن نہیں مگر آپ فکر نہ کریں میں ہوں نہ انکی بہن سب میں مینیج کر لونگی۔"

محالہ بریانی کا چمچ لیتے بولی۔

"میرا بچہ! تم میری بیٹی ہو. اور ساحل تم سب کا بھائی۔ تم لوگ نہیں کرو گے تو اور کون کرے گا۔"

عظمیٰ مسکراتے ہوئے بولی

"بلکل سہی بات ہے."

موسیٰ جو کھانے کے وقت ہی صرف اپنی زبان کر بریک دیتا بولا۔

"جی پھپو پھپا آپ ٹینشن ہی نہ لیں کوئی ہم ہے نہ۔"

ماہین بھی میدان میں آتے بولی۔

"ہاں میرے بچوں تم سب ہو نہ یہاں"۔

www.novelsclubb.com

راحیل صاحب بھی پرجوش لہجے میں بولے۔

اور یوں خوشیوں سے بھرپور ماحول میں کھانا کھایا گیا

....☆☆☆....

کھانے کے بعد اب چائے کا دور چلا۔ کیونکہ سب گھر والوں کو چائے بے انتہا پسند تھی۔

مگر محالہ کو تو چائے سے عشق تھا۔

"شاہزیب بھائی وہ آپ سے بات کرنی تھی۔"

تہمینہ نے بات کا آغاز کیا۔ کیونکہ سب بڑے بیٹھے تھے۔

بچے اپنے اپنے کمروں میں تھے تو انہوں نے بات کرنے کا سوچا۔

"ہاں بھئی تہمینہ تم کب سے اپنے بھائی سے یوں بات کرنے کے لئے اجازت لینے لگی۔ جو مرضی پوچھو۔ بولو۔"

www.novelsclubb.com

شاہزیب خوشگوار موڈ کے ساتھ بولے۔

"وہ دراصل ساحل کی شادی اگلے ہفتے سے شروع ہو رہی ہے، اور شاہزین بھائی اور فوزیہ بھابی بھی دو تین دنوں تک لاہور آ جائے گے۔"

تہمینہ نے تمہید باندھی۔

"ہمممممم۔۔۔۔اچھا۔۔۔"

شاہزیب صاحب تہمینہ کی بات سنتے بولے۔چہرے پر ایک سایہ آکے گزرا تھا۔

"مگر۔۔۔۔۔۔۔نہیں،نہیں شاہزیب۔۔"

عمارہ بیگم کے چہرے پر خوف کے آثار تھے۔مگر کیا تھا جو اس کو یوں خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔

"عمارہ۔۔۔۔۔۔اوپر والا پورشن صاف کروا دینا۔"

شاہزیب صاحب اٹھتے ہوئے عمارہ سے بولے۔

"زیب آپ کو نہیں پتا۔انہوں نے کیا کیا ہے میرے ساتھ،یا پھر جان کر بھی انجان بن رہے ہیں۔"

"میرے گھر کو آگ لگانے والوں کو میں آگ لگا دونگی۔"

"مجھسے خاموش اور اچھے رہنے کی کوئی امید نہ رکھے۔"

عمارہ زیب یہ بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جس پر تہمینہ نے عظمیٰ کو اس کے پیچھے بیجھا۔

شاہزیب صاحب، راحیل اور عدیل صاحب کے ساتھ باہر کو نکل گئے۔

"اب تہمینہ لیونگ روم کے وسیع صوفوں پر ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھ کر سر کو پیچھے ڈھلک کر لمبی آہ بھر کر کھل کر مسکرائی۔ہاں بلکل وہ خفیف سا مسکرائی۔"

....☆☆☆....

"اس خوفناک اندھیرے، سکوت، اور قبروں کے بیچ و بیچ وہ دو وجود بیٹھے کچھ کرنے میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں وجود کی کیفیات اس وقت ایک دوسرے سے بلکل مختلف تھی ایک سکون سے بیٹھا زور زور سے کچھ پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا خوف سے پسینہ پسینہ تھا۔

"پھر چاند کی سفید روشنی ان دونوں پر پڑتی ہے جیسے وہ دکھانا چاہ رہا ہو کہ دیکھو لوگوں! یہاں گناہوں کے اوزاروں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔۔۔ دیکھو! جو مر چکے ہیں ان کو بھی نہیں بخشا جا رہا ہے۔۔۔ دیکھو! جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کی آخری آرام گاہوں کا اپنے گندے منصوبوں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔"

"چاند کی روشنی پڑتے ہی وہ دونوں وجود اپنی آنکھیں کھول دیتے ہیں۔ اور کاغذوں پر بنے الگ طرح کے نقشے جس پر کچھ الگ لکھا تھا اس کو اس کھودی ہوئی قبر میں ڈال دیتے ہیں۔"

"اس کے بعد پھر آنکھیں بند کر کے دھیرے دھیرے کچھ پڑھنے لگتے ہیں پھر آنکھیں کھول کر چاند کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیتے ہیں۔'

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب کے شیطان ان پر مکمل حاوی ہو چکا تھا۔اب وہ اپنے اختیار میں نہیں تھے۔

"ان میں سے ایک وجود اپنے پاس رکھی اس گڑیا کو اٹھا دیتا ہے، عموماً گڑیا پیاری ہوتی ہے، مگر وہ گڑیا خوفناک تھی اس پر جگہ جگہ سوئیں آر پار ہوئی تھی۔ عموماً گڑیا بچوں کے کھیلنے کے لئے ہوتی ہے، مگر وہ گڑیا کسی کی تباہی کے اعلان کر رہی تھی۔"

اب ان وجودوں نے آنکھیں بند کر کے زور زور سے کچھ پڑھنا شروع کر دیا اور اسی کھودی ہوئے قبر میں اس گڑیا کو ڈال دیا۔وہ تیز بہت تیز جھول جھول کر پڑھ رہے تھے اب کہ انکی رفتار اور آواز اور تیز ہو گی۔

"وہ خود اپنے اختیار میں نہیں تھے۔ان پر شیطانی طاقتیں حاوی ہو چکی تھی۔ساری کالی طاقتوں کو انہوں نے خود دعوت دی تھی اور اب وہ انکے اختیار میں تھے۔"

"کالے جادو کے اس کالے عمل کے بعد وہ اپنے حواس میں نہیں لگ رہے تھے ۔۔۔وہ یہاں کسی کی بربادی کے شعلوں کو ہوا دینے آئے تھے اور بس اب آگ لگ چکی تھی اور وہ بے قصور آگ کی اس لپیٹ میں آنے والے تھے۔"

"مگر پھر اللہ کے کلام سے طاقتور تو کوئی شے بھی نہیں، یہ کالے عمل، کالی طاقتیں اللہ کے کلام کے آگے کچھ بھی نہیں۔

ان دونوں وجودوں نے اس گناہ کو اپنے سر لے لیا تھا، خود کو اس سیاہی میں رنگ دیا تھا۔"

دور کہیں فجر کی آذان کی آواز آرہی تھی یعنی اس کالے عمل کے اختتام کا وقت آن پہنچا تھا۔

"اب وہ عورت جس نے کالی چادر پہنی تھی اور ساتھ وہ آدمی جوان کالے عملوں کے لیئے جانا جاتا تھا۔اس قبرستان سے باہر نکل گئے۔گناہوں کے بڑے سے بوجھ کو اپنے کندھوں پر لیتے باہر نکل گئے۔"

....☆☆☆....

www.novelsclubb.com

سفید ماربل سے بنے فرش جس کے اوپر سندھ کی مشہور قالین بچھی ہوئ تھی۔

سامنے بڑا سا بیش قیمت ڈبل بیڈ تھا بیڈ کے دائیں اور بائیں جانب سائیڈ ٹیبلز تھی۔

سائیڈ ٹیبلز سے فاصلے پر سنگھار میز کے ساتھ سٹڈی ٹیبل رکھی ہوئی تھی۔ جس کے اوپر کچھ تاریخی کتابیں اور سٹڈی لیمپ رکھا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں کا پینٹ لائیٹ پرپل کلر کا تھا۔اس کے اوپر کچھ فریمز لٹکے ہوئے تھے۔

کمرے میں دو نفوس آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ایک کے چہرے پر خوف جبکہ دوسرے کے چہرے پر کچھ بھی تلاشنا مشکل تھا۔

"سوچ لیں ایک مرتبہ شاہ زین۔ کہیں یہ قدم کوئی اور رخ نہ موڑ لیں۔"

فوزیہ بیگم اپنے شوہر شاہزین صاحب کو کب سے سمجھانے میں لگی تھی کہ لاہور جانا ٹھیک نہیں ہے۔

"فوزیہ یہ قدم ہمیں بہت پہلے اٹھا لینا چاہیے تھا۔"

www.novelsclubb.com

شاہزین صاحب جیسے فیصلہ کر چکے تھے۔

"زین آپ کیسے بھول گئے۔وہاں سے ہم مجبور ہو کر آئے تھے۔ان باتوں کے بدلے بھی ہم خاموش تھے۔اپنے گھر کو چھوڑ آ گئے۔کیا وہ سب آسان تھا؟نہیں زین وہ سب میرے لئے آسان نہیں تھا۔اب وہاں جا کر جو کہانی سالوں پہلے ختم ہو چکی ہے وہ کوئی اور جنم نہ لے لیں،۔اب مجھ میں اور ہمت نہیں ہے۔"

"اب میں چپ نہیں رہو نگی زین۔مجھ سے چپ اور سہنے کی امیدیں وابستہ نہ رکھے ۔"

فوزیہ بیگم یہ بول کر واشروم کا رخ کر گی اور پیچھے شاہزین صاحب اپنی کتابوں میں مگن ہو گئے۔کیو نکہ فیصلہ وہ کر چکے تھے اب یا تو آر ہونا تھا یا پار۔

دونوں عورتوں کو خوف تھے مگر ان دونوں کے خوفِ حالات الگ تھے۔ایک کو دوسرے کے واپس آنے کا خوف تھا تو دوسرے کو پہلے کی طرف واپس جانے کا خوف تھا.

وہ سب اپنے ساتھ ان خوفوں کو جوڑ گئے تھے۔

....☆☆☆....

سفید رنگ کی ہالف سلیف والی ٹی شرٹ جس پر کالے رنگ سے کچھ لائنز لکھی ہوئی تھی جو کہ نزدیک سے دیکھنے کے بعد سہی سے نظر آتی۔ساتھ میں لائٹ براؤن رنگ کی جوگر پینٹ پہنے لیپ ٹاپ پر جھکے ہوئے ہوئے کچھ اہم کام کرنے میں مصروف تھا۔

ماتھے پر چھوٹے چھوٹے بال بکھرے ہوئے تھے۔آنکھوں کا رنگ سرمئی تھا چہرے کے نقوش واضح نظر نہیں آرہے تھے کیونکہ وہ لیپ ٹاپ پر جھکا ہوا تھا.

اب کے اس نے چہرہ اٹھایا اور اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر کر اپنی شورٹ فل بیرڈ تک لے آیا۔

وہ بہت پرکشش تھا دیکھنے والا ایک لمحے اسے دیکھتا رہ جاتا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ازلان یہ لو تمہاری کافی۔"

اریحہ کافی کا مگ اسے پکڑاتی بولی۔

"تھینک یو اریحہ۔"

ازلان نے مسکراتے ہوئے کافی کا مگ تھاما۔

"ازلان وہ ایک بات کرنی تھی۔"

اریحہ وہی اس کے ساتھ بیٹھتے بولی۔

"ہممممممم۔۔۔بولو۔۔"

ازلان سیدھے ہاتھ میں مگ پکڑے،الٹے ہاتھ سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا بولا۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ لیفٹ ہینڈی تھا۔

"اچھا سنو نہ غور سے۔"

اریحہ اس کے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لو۔۔۔۔میڈم اریحہ اور کوئی حکم۔۔"

ازلان لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"میں صدقے۔۔۔میرا حسین بھائی۔"

اریحہ ہنستے ہوئے بولی۔

"اچھا کیا بات کرنی تھی؟"

ازلان کافی کا سپ لیتے پوچھنے لگا۔

"ازلان تم ہمارے ساتھ لاہور نہیں جاو۔وہاں جا کر صرف ہرٹ ہو گے۔وہاں اب حالات پہلے کی طرح ایک جیسے نہیں رہے۔ازلان وہ محالہ تم۔۔میں کیسے سمجھاؤ تمہیں۔۔۔"

اریحہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے بولے۔وہ اپنے بھائی کو محبت کی تکلیف سے دور رکھنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں سمجھ گیا ہوں اریحہ۔اور مجھے سب معلوم ہے۔

حالات ایک جیسے یا مختلف نہیں ہوتے کبھی بہترین اور کبھی آنے والے وقت کو بہترین بنانے کے لیے آتے ہیں۔

اس لیے میں لاہور ضرور جاؤ نگا۔"

ازلان اپنی بہن کی فکر دیکھ ایک پل کے لئے مسکرایا۔

"لیکن ازلان۔۔"

اریحہ نے کچھ بولنا چاہا۔

"میں ازلان شاہزین اپنے جذبات کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیتا۔"

www.novelsclubb.com

"بے فکر رہو۔۔اور جاکر تیاری شروع کر دو۔"

ازلان نے اریحہ کو بے فکر رہنے کا کہا اور لیپ ٹاپ دوبارہ کھول دیا۔

"مگر ازلان وہی کیوں؟"

اریجہ جانتی تھی کہ کیا جواب ہونا مگر پھر بھی پوچھ گئ۔

"کوئی اور کیوں؟ جب وہ ہے۔"

ازلان ہمیشہ کی طرح وہی مخصوص جواب دیتا بولا۔ جس پر اریجہ کے لبوں پر مسکان آئی۔

"ویسے آج پہلی بار اچھی کافی بنائی۔"

ازلان مسکراہٹ دباتا اریجہ کو تنگ کرتے بولا۔اریجہ جو جانے لگی تھی ازلان کی آواز پر رکی۔

"کیا مطلب میں ویسے اچھی کافی نہیں بناتی۔۔۔آئندہ خود بنانا پھر۔"

وہ کشنز کو اس پر پھینکتے بولی جو سیدھا ازلان کے منہ پر لگنے والی تھی۔

جس پر ازلان نے کشنز کو کیچ کیا اور قہقہ لگایا۔

....☆☆☆....

"میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں۔لاہور میں کتنا مزہ آئے گا نہ۔مجھے بادشاہی مسجد بھی جانا ہے اور ہاں وہ انارکلی بازار وہاں تو ضرور جانا۔"

آیت اور اریحہ یونی کے کیفے میں بیٹھے لاہور کی باتیں کر رہے تھے چونکہ آیت لوگ بھی شاہزین صاحب کے ساتھ لاہور جا رہے تھے تو آیت کافی پرجوش تھی۔

اچھا تم نے تو لاہور میں بہت وقت گزارا۔انار کلی کی تاریخ کا پتا ہے کہ نہیں؟

آیت اپنی لائٹ گرے آنکھوں سے گول سا چشمہ اتارتے سائیڈ پر رکھتے پوچھنے لگی

۔

اس کی آنکھیں بہت خوبصورت تھی۔اس کی آنکھیں رقص کرتی تھی۔شاعروں کی بیان کی گئ۔وہ آنکھیں آیت کی آنکھیں تھی۔بلاشبہ وہ بہت حسین لڑکی تھی۔

www.novelsclubb.com

" بلکل ! مجھے نہیں معلوم تھا مگر محالہ کو بچپن سے ہی تاریخ میں دلچسپی تھی تو ایک دفعہ اس کا ایک سپیچ کا مقابلہ تھا چونکہ میں ریسرچ میں اس کی ہیلپ کروا رہی تھی۔تو مجھے بھی خاصی معلومات پتہ چلی۔"

اریحہ محالہ کا ذکر کرتے مسکرا دی۔

"انار کلی لاہور کا سب سے مشہور اور قدیم بازار ہے۔لاہور کے میوزیم کے قریب مال سے نکل کر پرانے لاہور کی طرف شمال کی طرف پھیلی چھوٹی تنگ گلیوں کی طرح ہے۔

اس کے نام کے پیچھے ایک دلچسپ تاریخ ہے ایک کردار ہے جس کے نام کے اوپر اس کے نام رکھا گیا ہے۔"

اریحہ نے سفید رنگ کی کرتی کے ساتھ بلیو جینز پہنی تھی بال پونی میں قید تھے اور وہ ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ ادا کر رہی تھی جس سے سننے والا ایک سحر میں اسے سنتا۔

www.novelsclubb.com

آیت بھی بہت غور سے اسے سن رہی تھی۔

"افسانوی کہانیوں کے مطابق مغل شہنشاہ اکبر سلطان کے بیٹے شہزادہ سلیم کو انار کلی سے محبت ہو گئی تھی۔"

"لفظ 'انار کلی' کا مطلب ہے 'انار کا پھول'۔ایک روایت کے مطابق یہ ایک خوبصورت رقص کرنے والی لڑکی کا نام تھا۔وہ مغل شہزادہ سلیم (جو بعد میں شہنشاہ جہانگیر بن گیا)۔لیکن شہزادے کے والد شہنشاہ اکبر کو یہ لڑکی پسند نہیں تھی۔ چنانچہ اس نے لڑکی کو گرفتار کر کے سزا دی۔روایت کے مطابق کہتے ہیں کہ انار کلی مر گئی تھی اور بازار یا بازار کے قریب دفن کی گئی۔"

بعد میں جب شہزادہ سلیم شہنشاہ بنا تو اس نے بازار کا نام ان کے نام پر رکھا۔آج اس کے قریب ایک پرانی قبر ہے۔جہانگیر نے اسے 1615 میں تعمیر کروایا۔لوگ کہتے ہیں کہ یہ اصلی انار کلی کی قبر ہے، لیکن اکثریت کو اس پر یقین نہیں۔

www.novelsclubb.com

"ایساسب کہتے ہیں۔یہ تو چلو انار کلی بازار کی تاریخ تھی۔۔اب بازار کے حال کی طرف آتے ہیں۔کہ وہاں کیا ہے اور کیا نہیں۔"

اریحہ کچھ منٹ کے لئے رکی اور پانی کے گھونٹ بھر کر پھر آیت کی طرف متوجہ ہو گئ۔

"انار کلی پاکستان کا بہت پرانا بازار ہے لیکن اس کے باوجود بھی بدلتے وقت کے ساتھ نئے رجحانات متعارف کروا کر اس نے نئے بدلتے وقت کا مقابلہ کیا ہے۔اور آج اسے پاکستان کے مشہور اور بڑے کاروباری مراکز کے نام سے جانا جاتا ہے۔"

اریحہ کچھ لمحوں کے لیے رکی اور آیت کی طرف دیکھا کہ شاید اسے کوئی سوال ہو۔

"عمدہ بہت عمدہ۔۔۔آگے بتاؤ نہ"۔

آیت نے بس یہ کچھ الفاظ بولے وہ مکمل انار کلی کی تاریخ میں کھوئ ہوئ تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب انار کلی بازار کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔پرانا انار کلی بازار اور نیا انار کلی بازار۔"

"پرانا انار کلی بازار روایتی کھانے پینے اشیاء کے لئے مشہور ہے، جبکہ نیا انار کلی بازار کڑھائی شدہ کپڑوں کے لئے مشہور ہے۔اس کے باہر ہینڈی کرافٹ اور گفٹ سینٹر 110 نئے انار کلی بازار کی سب سے پرانی دکان ہے۔جو کہ ہاتھ سے بنائی گئی چیزوں کے لئے جانی جاتی ہیں۔"

انار کلی بازار کے قریب ایک اور مشہور مقبرہ سلطان قطب الدین ایبک کا مقبرہ بھی ہے۔جس کو 1979 کی دہائی میں اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے حکم پر اس مزار کی تزئین و آرائش کی گئی۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کیسا لگا؟"

اریحہ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ اپنے اندر اتارتی آیت سے پوچھتے ہوئے بولی۔

"بہترین بہت بہترین۔۔۔افففف یقین کرو میں ابھی بھی انارکلی بازار کے سحر میں ہوں۔"

آیت متاثر ہوتے بولی۔۔

اتنے میں آیت کی ڈیپارٹمنٹ کی کوئی لڑکی بھاگتی ہوئی آئی۔

"آیت!! سر آچکے ہیں چلو جلدی."

وہ لڑکی جلد بازی میں اسے بتاتی چلی گئی۔

"اللہ جی! ٹائم کا تو پتا ہی نہیں چلا۔۔اوکے بائے۔"

آیت یہ بولتے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بھاگی اور پیچھے اریحہ اس کی جلد بازی پر ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

وقت تیزی سے آگے جا رہا تھا، مگر وقت کے اس چکر میں اس بار کون آنے والا تھا۔ کوئی نہیں جانتا۔

....☆☆☆....

ہوائیں آج معمول کے خلاف زیادہ تیز چل رہی تھی۔

موسم گیت گا رہا تھا۔ بچھڑنے والوں کے دوبارہ ملنے کا گیت، ٹوٹے دلوں کے دوبارہ جڑنے کا گیت، ہجر کے بعد کے وصل کا گیت۔

ایسے میں ازلان اور شاہزین صاحب گاڑی میں تمام تر سامان کو رکھ رہے تھے کیونکہ آج وہ اپنے گھر شہر لاہور روانہ ہو رہے تھے۔

"سب سامان رکھ دیا نہ۔"

فوزیہ بیگم تیسری مرتبہ پوچھ چکی تھی.

www.novelsclubb.com

"ہاں ماما سب رکھ دیا ہے اب گاڑی میں بیٹھ بھی جائے نہیں تو لیٹ ہو جائیں گے۔"

اریحہ گاڑی میں بیٹھتے بولی۔

"اچھا آ رہی ہوں۔"

ایک دفعہ پھر سب چیک کر کے وہ گاڑی میں بیٹھ گئ۔

ڈرائیونگ سیٹ پر ازلان اور ان کے ساتھ والی سیٹ پر شاہزین صاحب بیٹھے تھے جبکہ اریحہ اور فوزیہ بیگم پیچھے کی نشستوں پر بیٹھی تھی۔

"ازلان بیٹا آیت لوگ نکل گئے؟"

فوزیہ بیگم نے ازلان سے پوچھا۔

"جی ابیان انکل کا میسج آیا ہے وہ لوگ ایئرپورٹ پہنچ چکے ہیں۔"

ازلان سڑک پر نظریں رکھتا انہیں جواب دیتا بولا۔

"اچھا اچھا ٹھیک، اریحہ وہ میرے بلیک الکرم کا سوٹ رکھ دیا تھا کہ نہیں؟"

www.novelsclubb.com

فوزیہ بیگم پھر کچھ یاد آنے پر اریحہ سے بولی۔

انکو دیکھ صاف لگ رہا تھا کہ وہ پر جوش اور خوش ہیں۔ اپنے گھر واپس جانے کی خوشی ہی ایسی تھی۔ شاہزین صاحب انکو دیکھ مسکرا دیئے۔

"ہاں ماما۔۔۔سب رکھ دیا تھا۔"

اریحہ انکو جواب دیتے بولی۔

ایئرپورٹ پہنچ کر ابیان علی اور شاہزین صاحب ملے۔اور لاہور کے سفر کے کے لئے نکل پڑے۔

اب اس سفر کے مسافر اپنی منزلوں کو پہنچنے والے تھے یا پھر یہ مسافر منزل کو پائے بغیر واپس آنے والے تھے۔کون جانے۔

....☆☆☆....

گہری خاموشی اور کالے گھپ اندھیرے میں قبروں کے بیچ و بیچ کچھ موم بتیاں گول دائروں کی صورت میں رکھی گئی تھی۔اور وہ دونوں وجود ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہی دو وجود آج پھر اس کالے عمل کو عملی جامہ پہنانے آئے تھے۔احساس اور انسانیت کے جذبوں سے عاری یہ وجود سکون سے بیٹھے کسی کی تباہی کو حتمی شکل دینے آئے تھے۔

آج نہ تو آسمان پر چاند تھا نہ ہی کوئی تارہ۔بس اس کالے عمل کی طرح ہر طرف کالا اندھیرا تھا۔اس کالے خوفناک اندھیرے کی طرح ان کا انجامِ آخرت بھی خوفناک ہونا تھا۔

موم بتیوں کی پیلی روشنی ان دونوں کے چہروں پر پڑ رہی تھی۔

اب اس کالے عمل کا آغاز شروع ہو گیا۔

ان دونوں میں سے ایک وجود نے آنکھیں بند کیے ہاتھ اوپر کیا جیسے کچھ مانگ رہا ہو۔ دوسرے وجود نے فوراً اپنے پاس رکھی تھیلی کھولی۔جس میں سے ایک کالی بلی کو باہر نکالا گیا،ہاں وہی کالی بلی جس کو منحوس مانا جاتا ہے۔یہی کالی بلی جادوئی دنیا میں جادوگروں کا قیمتی مہرہ ہوتی ہے۔

اب وہ کالی بلی اس وجود کے ہاتھ میں مچل رہی تھی اور زور زور سے میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔ جس سے اس وجود کو ایک پل کے لئے ڈر سا محسوس ہوا مگر ڈر کو پشت پر ڈالتے ہوئے اس نے اس بلی کو مضبوطی سے پکڑے رکھا۔

اب دوسرے وجود جس کی آنکھیں ہنوز بند تھی اس نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ جس سے وہ کالی بلی پر سکون ہو گی اور مچلنا بھی بند کر دیا۔

اب اس وجود نے اس کالی بلی کو موم بتوں کے دائرے کے بیچ میں رکھ دیا۔اور وہی وجود جس کی آنکھیں بند تھی اس نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی اور اس بلی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ہاتھ پھیرتے پھیرتے کب اس نے چاقو نکالا اور کب وہ چاقو اس کے گلے پر پھیرا۔ کچھ منٹوں کا کام تھا۔

www.novelsclubb.com

سامنے بیٹھے اس وجود کے آنکھوں میں حیرانی ہی حیرانی تھی کیونکہ بس اس سب میں کچھ منٹ اور سیکنڈ ہی لگے تھے۔

"حیران نہیں ہو۔کالی طاقتیں اس طرح ہی انسان کی مدد کرتی ہے جیسے پلک جھپکتے اس کالی بلی کا کام تمام ہوا۔"

وہ جس نے اس بلی کے گلے پر چاقو پھیرا تھا وہ اپنے سامنے بیٹھے حیرانی سموئے اس وجود کو پراسرار مسکراتے ہوئے بولا۔

اب اس کالی بلی کے اندر سے تمام تر خون کو ایک پیالے میں نکالا گیا۔

جس پر سفلی عمل کو شروع کیا گیا اور عمل کے اختتام تک آنکھیں ہنوز بند تھی۔پھر بلی کے کولے کی ہڈی کو نکالا گیا اور عمل شروع کیا گیا۔(عموماً کالی بلی کے کولے کی ہڈی کو نکلوا کر اس پر عمل کر کے اپنے موکلات کے ذریعے اسے اس گھر میں دفن کرتے ہیں، جس گھر میں تباہی کرنی ہوتی ہے۔)اب باقی کا کام اس کے موکل اور ان شیاطانی طاقتوں کا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس سب کو کرنے میں بہت سارا وقت گزر چکا تھا۔ عمل کا اختتام بھی ہو چکا تھا۔ موم بتیوں کو بجھا دیا گیا تھا۔ اور اس کالی بلی کے باقی دھڑ کو وہی چھوڑتے ہوئے وہ دونوں وجود شیطانی مسکان لیے قبرستان سے باہر کو نکل گئے۔

....☆☆☆....

لاہور اپنی آن شان لئے سامنے تھا۔ ان سب کی آنکھوں میں کہیں نہ کہیں آنسو تھے۔ تین سال کے لمبے وقفے کے بعد آخر وہ آج یہاں دوبارہ آ چکے تھے جہاں کبھی واپس نہ آنے کا سوچ کر گئے تھے۔

مگر انسان جو سوچتا ہے ویسا کب ہوتا ہے۔ رشتوں پر بات آ جائے تو انسان ایک بار سب بھول کر قدم ضرور بڑھاتا ہے۔

وہ سب سامان لئے ائیرپورٹ پر موجود تھے کہ اتنے میں راحیل اور عدیل صاحب کے ساتھ ساحل بھی آتا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ دور سے ہاتھ ہلاتے ہیں۔

اب پاس پہنچ کر راحیل اور عدیل صاحب اور ساحل شاہ زین اور ابیان صاحب،
آلیار اور ازلان سے گلے ملے۔

"فوزیہ ممانی کیسی ہیں؟"

ساحل فوزیہ بیگم کے پاس آکر پوچھنے لگا۔

"میں بلکل ٹھیک میرا بیٹا کتنا بڑا ہو گیا کہ اب بیوی والا ہو جائے گا۔"

وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولی۔

"بس اب میرے بعد ازلان بڑی کی باری ہے۔"

www.novelsclubb.com

ساحل نے ازلان کو چھیڑا۔

"اونو! ساحل پھر سے۔"

ازلان بیزار ہو کر بولا۔ کیونکہ بچپن سے ہی ساحل کی ایک ہی بات ہوتی کہ میرے بعد ازلان کی باری ہو گی۔

ازلان کی بیزاریت پر پر سب ہنس دیے۔

"ساحل! ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی ہے اور مجھے بھول گئے ہو۔ مجھے تو ویلکم ہی نہیں کیا۔"

اریحہ ناراضی سے ساحل کو بولی۔

"ارے! گستاخی معاف مادام!! آپ دونوں لیڈیز کو دل سے ویلکم۔ آئیں! اور میری شادی کے کھانوں کو کرے انجوائے۔"

ساحل سر کو خم کرتے اریحہ اور آیت کو پوری شان سے ویلکم کرنے لگا۔

"اور کوئی شکایت؟ اب ٹھیک ہے نہ!"

ساحل دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں بلکل نہیں۔۔شکریہ!"

اریحہ اور آیت ہنستے ہوئے بولی۔

"اچھا چلو آجاؤ سب گھر کی طرف روانہ ہوتے، باتیں تو ہوتی رہے گی۔"

راحیل صاحب سب کو بولتے سامان گاڑی میں رکھوا کر آئے۔اب وہ دونوں گاڑیاں زیب ولا کی طرف رواں دواں تھی۔آخر تقدیر میں کیا لکھا تھا؟کیا ہونے والا تھا؟۔

....☆☆☆....

گاڑیاں زیب ولا کے پاس آکر رک چکی تھی۔شاہزیب صاحب باہر ہی سب کا انتظار کر رہے تھے۔دونوں بھائیوں نے پچھلے دو سالوں سے روبرو ہو کر کیا فون پر بھی بات نہیں کی تھی۔اور اب اتنے وقت بعد ایک دوسرے کو دیکھ کر پرانی رنجشوں کو کچھ لمحوں کے لئے بھلا کر ایک دوسرے سے گلے ملے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد ایان صاحب اور ان کی فیملی سے بھی ملے اور ایک دو پرانی باتوں اور یادوں کو بھی تازہ کیا.

"بھائی کیسے ہیں آپ؟"

شاہزین صاحب نظریں جھکائیں پوچھنے لگے

"الحمدللہ! زین تم سناؤ کیسے ہو؟ فوزیہ بھابی کیسی ہیں؟"

شاہزیب صاحب نے بھی بغیر نظریں ملائیں پوچھا۔

"بلکل ٹھیک الحمدللہ۔"

فوزیہ بیگم جواب دیتی بولی۔ حال احوال کے علاوہ ان کے پاس بولنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کا شکر ہے! اریحہ ازلان ادھر آو۔ تایا جان سے ملو."

شاہزین صاحب کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے تو بچوں کو بلا لیا۔

"اسلام و علیکم تایا جان! کیسے ہیں آپ؟"

ازلان آگے بڑھ کر ان سے بغل گیر ہو کر پوچھنے لگا۔

"میرا بیٹا! شیر بیٹا! میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔ تم سناؤ کیسے ہو۔ کیا کر رہے ہو؟"

شاہزیب صاحب ازلان سے گلے ملتے اپنے کندھوں سے بڑے بوجھ کو اترتے محسوس کیا۔

"اللہ پاک کا شکر ہے تایا! بلکل ٹھیک اور اپنا بزنس شروع کیا ہے جو کہ الحمدللہ بہت بہتر چل رہا۔"

ازلان اپنے ازلی نرم انداز میں جواب دیتا بولا۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ. اللہ مزید کامیاب کرے آمین۔"

شاہزیب اسکی پیٹھ تپتپاتے بولے۔

"تایا جان! میں بھی ہوں۔ آپ کی طبعیت کیسی ہے؟"

اریحہ بھاگتی ہوئ شاہزیب صاحب کے پاس گیٔ اور ان سے پوچھنے لگی۔

"اریحہ! میں ٹھیک ٹھاک میری بڑی بیٹی کیسی ہے؟"

شاہزیب صاحب اسکے سر پر ہاتھ رکھتے پوچھنے لگے، اریحہ ازلان دونوں انہیں بہت عزیز تھے۔

"میں ٹھیک ہوں تایا جان! میں نے آپ سب کو بہت یاد کیا۔"

اریحہ انکے گلے لگتے بولی۔

"میری بیٹی! رونا مت! آو اندر چلیں، محالہ سب سب کا ویٹ کر رہی ہے۔"

جس کے بعد شاہزین صاحب نے ایک بار پھر اس گھر میں قدم رکھ دیئے، جہاں سے کبھی واپس نہ آنے کے لئے گئے تھے۔

....☆☆☆....

www.novelsclubb.com

اب ان سب نے اندر جیسے ہی قدم رکھا۔عمارہ زیب کے علاوہ سب لوگ وہی موجود تھے۔سب ہی نے ان سب کا استقبال کیا اور محالہ کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

"آپ کے لئے چائے اور ساتھ میں ریفریشمنٹ کا سامان لاتی ہوں۔ٹھیک ہے؟"

جب سے وہ لوگ آئے تھے محالہ کبھی یہ کبھی وہ لے کر آرہی تھی۔

"نہیں میرا بچہ! کسی چیز کی ضرورت نہیں۔بس ہماری بیٹی ہمارے پاس بیٹھ جائے۔"

شاہزین صاحب اسے اپنے پاس بٹھاتے بولے۔

فوزیہ بیگم تو کب سے بس محالہ کو ہی دیکھ رہی تھی یہ سچ تھا کہ وہ اس سے بیٹیوں سے بڑھ کر محبت کرتی تھی۔

عمارہ زیب کی کمی کو سب نے محسوس کیا مگر وجہ سب جانتے تھے اور اس لئے کسی نے اس بارے میں بات نہیں کی۔

"ماہین، محالہ جاو آیت لوگوں کو انکے رومز دکھاو اور فوزیہ چچی کو بھی کچھ چاہیے ہو تو پوچھو".

ایک دوسرے سے ملنے کے بعد اور کافی گپ شپ کے بعد سب اپنے اپنے روم میں چلے گئے۔

....☆☆☆....

اس بڑے سے کمرے میں بیڈ کے بائیں جانب وہ عورت ہاتھ میں کچھ تصویریں پکڑے رو رہی تھی۔ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ اس کا دل پھٹ رہا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی اور دروازہ کھلا اور شاہزیب صاحب کے ساتھ تہمینہ اور عظمیٰ بھی اندر آتی دکھائی دی۔

"عمارہ۔۔۔عمارہ کیا ہوا؟"

وہ تینوں عمارہ کو اس طرح روتے دیکھ گھبرا گئے۔

"کیوں۔۔۔کیوں آخر کیا غلطی تھی اس معصوم کی۔ کیوں وہ اتنی جلدی بغیر کسی قصور کے چلا گیا۔ کیوں۔۔۔مجھے کیوں اکیلا چھوڑ گیا۔"

عمارہ زیب اپنے ہوش و حواس میں نہیں لگ رہی تھی۔ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"عمارہ۔۔۔بس۔۔بس ریلکس۔۔اوکے۔۔ریلیکس۔"

عظمیٰ پانی کا گلاس لے کر آئی، شاہزیب صاحب اسے پانی پلا کر ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"زیب! مجھ پر تو جیسے گزر رہی تھی، میں اسے گزار دیتی۔ مگر ایان کو تو ابھی بہت کچھ کرنا تھا نہ۔ مجھے اس کو بڑے ہوتے ہوئے دیکھنا تھا۔ ان لوگوں کو تو یا اللہ! تو تباہ کر دے۔ جس طرح انہوں نے مجھے کر دیا۔"

عمارہ ہچکیوں کے دوران بول رہی تھی۔

"بس۔۔۔بس عمارہ۔ایان کا اتنا ہی وقت تھا۔وہ اللہ کی امانت تھا۔سنبھالو خود کو عمارہ۔"

شاہزیب صاحب عمارہ زیب کی حالت دیکھ پریشان ہو گئے تھے۔

تہمینہ اور عظمیٰ نے عمارہ کو کسی طرح سلا دیا۔ عظمیٰ وہی عمارہ کے ساتھ کمرے میں رک گئی جبکہ تہمینہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

....☆☆☆....

زیب ولا کے دوسرے فلور پر سے کچن میں سے کٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھی۔

محالہ جواریحہ کے روم میں جارہی تھی۔غیر دانستہ طور پر اپنے قدم کچن کی طرف بڑھا گئی۔

وہ کچن میں داخل ہوئی.

www.novelsclubb.com

ازلان نے اسے دیکھا، وہیں محالہ نے بھی اسے دیکھا۔ نظریں ملی تھیں۔ آنکھیں بھوری اور سرمئی تھیں۔ گالوں پر لالی گلابی تھی۔ آنکھوں میں پانے کی خواہشیں تھیں۔ کہانی ایک تھی۔ داستان ابھی باقی تھی۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟"

محالہ نارمل انداز میں پوچھتی ہے۔

"کیک بیک کر رہا ہوں اور یہ بس تیار ہو گیا ہے۔"

".Try it out , I'm the best baker"

www.novelsclubb.com

ازلان کیک کو اون میں سے نکالتا مسکراتے ہوئے بولا۔

"ہاں! مجھے معلوم ہے ہم سب کی برتھڈے پر کیک آپ ہی بناتے تھے۔ کیا یہ چاکلیٹ کیک ہے؟"

محالہ وہی کرسی پر بیٹھتے پوچھنے لگی۔

"ہاں اور وہ کیک سب کو بہت پسند آتے تھے اور یس یہ چاکلیٹ کیک ہے تمہارے فیورٹ ہے نہ."

ازلان کیک کے اوپر ڈیکور کرتا مسلسل مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔

"میرے! ہاں میرے فیورٹ ہے۔"

محالہ کو دل میں انجانی سی خوشی ہوئی کہ ازلان کو اسکا فیورٹ فلیور یاد تھا۔

"ازلان میرے لیپ ٹاپ دیکھ لو اوپن نہیں ہو رہا ہے۔"

آیت کچن کے باہر سے ہی آواز دیتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"ارے واہ! چاکلیٹ کیک! کیا میں اسے چکھ لوں؟"

آیت کچن میں داخل ہوتے خوشی سے پوچھتی ہے۔

"ہاں ہاں۔۔ بلکل دونوں چکھ کر بتاو کیسا ہے۔"

ازلان دو پیس کٹ کر کے آیت کو دیتا ہے جس میں سے ایک آیت محالہ کو پاس کرتی ہے۔

"بہت مزیدار ہے۔"

آیت ستائشی انداز میں بولتی ہے۔

"بہت شکریہ آیت۔"

ازلان آیت کا شکریہ ادا کرتا ہے.

"اممم۔۔بہت ٹیسٹی ہے، مگر کوکو پاؤڈر زیادہ ڈال دیا ہے۔"

محالہ کیک کھاتے بولتی ہے.

www.novelsclubb.com

وہ ایسی ہی تھی "سٹریٹ فارورڈ"

ازلان اس کی بات سن کو کھل کر مسکرایا۔

"مادام! میں اگلی بار اور اچھا بنانے کی کوشش کرونگا۔"

وہی مسکراتا ہوا چہرہ اور نرم نگاہیں۔

"میں انتظار کرونگی۔"

وہی شہانہ انداز۔

"اور میں تمہارا انتظار رائیگاں نہیں جانے دونگا۔"

بات جاری رکھنے کی کوشش۔

'اور میں بخوشی اس وقت کا انتظار کرتی رہونگی۔"

لفظوں میں چھپی گہرائی سنانے کی کوشش۔

"گائز گائز! ایک عدد آیت بھی یہاں پر ہے۔"

آیت ان دونوں کو خود کی طرف متوجہ کرواتی ہے۔

"سوری!"

ازلان اور محالہ بیک وقت بولے۔

"ہاہاہا۔۔۔اٹس اوکے!"

"اچھا ازلان! پلیز میرے لیپ ٹاپ کو ایک نظر دیکھ لو. پتہ نہیں اوپن ہی نہیں ہو رہا ہے۔"

آیت پریشانی سے بولتی ہے۔

"اوپس میں تو روح کے روم میں جا رہی تھی، فنکشن کے لئے کچھ چیزیں پلین کرنی ہے. آیت تم بھی آ جانا۔"

محالہ آیت کو جلدی سے بول اریحہ کے روم کی طرف بڑھ گئ

"ازلان لیپ ٹاپ دیکھ لینا میں بھی پلیننگ وغیرہ کرنی بائے!."

www.novelsclubb.com

آیت بھی لیپ ٹاپ ازلان کو پکڑاتی محالہ کے پیچھے گئ۔

"یہ لڑکیاں اور انکے نہ ختم ہونے والے پلینز۔"

ازلان پیچھے ٹھنڈی آہ بھرتے بولا۔

"کیا میں نے جو محسوس کیا. وہ سچ تھا یا کوئی خواب۔

"نہیں یقیناً وہ سچ تھا جو میں نے دیکھا، جو میں نے محسوس کیا۔ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ جس لڑکی کو میں نے چاہا وہ بھی مجھے چاہتی ہے۔ اللہ پاک! ہمیں حلال رشتے میں باندھ دے۔

اے اللہ! ہمیں حرام سے بچا۔ ہمیں شیطان کی چالوں اور اس کے شر سے بچا۔ ہمارے دلوں میں جس طرح تو نے ہم دونوں کے لئے ایک دوسرے کی محبت ڈالی ہے، ان دلوں کو ایک دوسرے سے نکاح جیسے پاک رشتے کے ذریعے تا عمر جوڑ دے آمین!."

ازلان ہاتھ اٹھاتا اللہ پاک سے دعا کرتا ہے۔ اس نے محالہ کی آنکھیں پڑھ لی تھی اور اب وہ اپنے رب کے حضور دعا گو تھا۔

"اور آنکھیں تو پھر روح کی کھڑکیاں ہوا کرتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

اگر کسی کی روح تک رسائی حاصل کرنا چاہتے ہو تو آنکھوں کو پڑھنا سیکھو۔ بات میں چھپے اس انداز کو محسوس کرنا سیکھو۔"

وقت اچھے فیس میں داخل ہو چکا تھا۔ مگر دیکھنے کو تو ابھی بہت کچھ دیکھنا باقی تھا۔

....☆☆☆....

ڈرائنگ روم میں خوب گہما گہمی تھی۔ اتنے سالوں بعد فیملی مکمل اور پوری لگ رہی تھی۔

محالہ، آیت، اریحہ، اریشے بیٹھی آنلائن ڈریس دیکھ کر ان پر تبصرے کر رہی تھی۔

جبکہ موسیٰ، آلیار، ازلان چیس کھیل رہے تھے۔

عورتیں ساری بیٹھی گپ شپ کر رہی تھی سوائے عمارہ بیگم کے جو پچھلے دو دن سے کمرے سے صرف کام کے تحت نکل رہی تھی۔

مرد حضرات سیاست کو زیر بحث لائے ہوئے تھے، سب اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔

اسی اثناء میں عمارہ بیگم کمرے سے نکل کر وہاں سب کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔ وہ تنگ آ چکی تھی اپنے رویے سے، وہ سب کو ٹائم دینا چاہتی تھی۔ مگر انہیں کچھ بھولتا ہی نہیں تھا۔

وہ وہاں اریحہ ساتھ بیٹھ کر ازلان اور اریحہ آیت وغیرہ سے باتیں کرنے لگ گئی۔

تہمینہ کے چہرے پر حیرانی جبکہ عظمیٰ کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔

یہ شاہزیب صاحب کی سمجھائی باتیں تھی۔ جن کو وہ سمجھ گئی اور اپنے رویے کا احساس ہوا تو باہر پہلے کی طرح نارمل انداز میں سب سے باتیں کرنے لگی۔

"بھابھی اب کیسی طبعیت ہے۔۔۔؟"

فوزیہ بیگم نے آج آخر بات کرنے کی ٹھان لی تھی۔

"ٹھیک۔"

عمارہ بیگم ایک لفظ میں جواب دیتی بولی۔

"جب تک یہ شادی ہے، بھابھی تب تک کے لئے ہی پرانی غلط فہمیوں اور رنجشوں کو پشت پر ڈال دیں۔"

فوزیہ بیگم عمارہ بیگم کا رویہ محسوس کر چکی تھی۔یعنی ابھی بھی کچھ ٹھیک نہیں ہوا تھا سب ویسا ہی تھا بس انداز بدل گیا تھا۔

"میں کوشش کرونگی۔"

عمارہ بیگم فوراً ہی وہاں سے اٹھتے کچن میں گی اور فوزیہ بیگم لان کی طرف کا رخ کر گئ

www.novelsclubb.com

۔

ماحول میں تناؤ بڑھ چکا تھا۔لڑکیاں اپنے کمرے میں جبکہ لڑکے بھی گیم کو بند کر کے اپنے کمروں میں چل دیئے۔

"آہ! آخر کب سب ٹھیک ہو گا؟"

کمرے میں آتے ہی محالہ بیڈ پر بیٹھتے بولی۔

"چندا! جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔ فکر نہ کرو۔"

اریحہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی۔

"کوئی نہیں! انشاءاللہ سب پہلے کی طرح ہو جائے گا۔ بس دعا کرو اور یقین رکھو۔"

اریشے بھی انکو امید تھماتی بولی۔

"مگر مجھے سمجھ نہیں آرہا کچھ بھی، آخر تین سال پہلے ایسا کیا ہوا تھا؟"

آیت ان سب سے پوچھتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"تین سال پہلے ہی ان سب چیزوں کی ابتداء ہوئی تھی۔ جس گھرانے کی اتفاق کی مثالیں خاندان میں دی جاتی تھی وہ گھرانہ ٹوٹ کر ریزہ ہو گیا۔ تین سال پہلے اس دن معمول کے مطابق بدھ کا دن تھا۔"

تین سال قبل:

صبح سویرے پرندے رب کی حمد و ثناء میں مصروف تھے۔موسم خوشگوار تھا۔

ایسے میں زیب ولا کے کچن سے اتفاق و محبت کی دھیمی دھیمی خوشبو اٹھ رہی تھی۔

"فوزیہ بچوں کو اٹھادو۔جب تک آملیٹ بھی تیار ہو جائے گا۔"

عمارہ بیگم اور فوزیہ بیگم کچن میں کھڑی معمول کے مطابق صبح کا ناشتہ بنا رہے تھے۔

"ہاں! میں جاتی ہوں،پہلے یہ چیزیں ٹیبل پر لگادوں آپ کی طبعیت ویسے بھی ٹھیک نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

فوزیہ بیگم چیزیں اٹھاتی ٹیبل پر رکھتی بولی۔

"ارے! ذرہ سا کندھوں پر درد تھا اب ٹھیک ہے فوزیہ پریشان نہ ہو۔"

عمارہ بیگم فوزیہ بیگم کی فکر پر مسکرا دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہی تو، دیکھے بلکل خیال نہیں رکھتی اپنا آپ یہ سب چھوڑیں، بچوں کو جگائیں اور ٹیبل پر بیٹھے، کچن کو میں دیکھ لونگی۔"

فوزیہ بیگم ان کو زبردستی کچن سے بھیجتے بولی۔

"فوزیہ! تم دیورانی کی صورت میں مجھے چھوٹی بہن ملی ہو جس پر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔"

عمارہ بیگم فوزیہ کو محبت سے دیکھتی بولی۔ جس پر فوزیہ مسکرا دی اور انہیں کچن سے باہر بھیجا۔

ابھی عمارہ بیگم نے سیڑھیوں پر پہلا قدم رکھا ہی تھا کہ انہیں زور سے آواز سنائی دی

۔

"عمارہ"

"عمارہ"

www.novelsclubb.com

"عمارہ"

وہ جلدی سے کچن میں گئ۔

"فوزیہ تم نے مجھے بلایا؟"

عمارہ بیگم فوزیہ سے پوچھنے لگی۔

"نہیں بھابی کیا ہوا؟"

فوزیہ بیگم نفی میں سر ہلاتے بولی۔

"اچھا! شاید میرا وہم ہو، مگر آواز تو بہت اونچی تھی۔ خیر چھوڑو۔"

عمارہ بیگم ان آوازوں کو اپنا وہم سمجھ کر چلی گئ۔

www.novelsclubb.com

مگر یہ تو ابھی شروعات تھی اور اس کو نظر انداز کر کے عمارہ بیگم نے بڑی غلطی کر دی تھی۔

....

دو دن بعد رات ڈھائی بجے:

آہ!!!!۔۔۔۔۔۔

عمارہ بیگم کی آواز سن کر شاہزیب صاحب نیند سے اٹھے۔

"کیا ہوا عمارہ؟ ٹھیک ہو؟"

وہ عمارہ سے پوچھنے لگے۔جوا ے سی کی ٹھنڈک میں بھی پوری پسینہ پسینہ ہوئی تھی

۔

"ہاں۔۔ٹھیک۔۔پانی پانی دو۔"

عمارہ بیگم لمبی لمبی سانس لیتے بولی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لو پانی پیو۔اور بتاؤ کوی برا خواب دیکھ لیا؟"

شاہزیب صاحب عمارہ کو پانی پلاتے بولے۔

"زیب آج کل مجھے بہت عجیب عجیب و غریب خواب آرہے ہیں،اور عجیب سے وہم بھی ہورہے ہیں۔مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا اور میرے ساتھ تو ایان بھی ہے اس پر بھی یہ سب اثر ہوگا۔میں ایسا نہیں چاہتی ہوں"۔

عمارہ زیب پریشانی سے بولی۔

"ریلکس عمارہ مجھے بتاؤ کیا دیکھا؟"

"میں نے دیکھا کہ میں اونچائی سے نیچے گری ہوں۔صرف یہ نہیں میں نے کل بھی خواب دیکھا تھا جس میں فوزیہ مجھ سے لڑ رہی تھی اور مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی تھی۔زیب پتا نہیں یہ سب کیا ہو رہا ہے."

عمارہ بیگم اپنا سر پکڑتے بولی۔

"ریلکس! یہ بس برے خواب تھے پریشان نہ ہو. سونے کی کوشش کرو۔"

www.novelsclubb.com

شاہزیب صاحب عمارہ زیب کو سونے کا بول کر کچھ دعائیں پڑھ کر ان پر پھونک دیتے۔

عجیب و غریب خواب آنے بھی شروع ہو چکے تھے اور یہی سب تو علامات تھی.

جس پر کسی نے غور ہی نہیں کیا۔

....

چوتھے دن دوپہر 2 بجے:

ٹیبل پر کھانا لگ چکا تھا اور سب آکر ٹیبل کر بیٹھ رہے تھے عمارہ بیگم اور فوزیہ بیگم دونوں کچن سے کچھ چیزیں لا رہی تھی۔

ابھی فوزیہ بیگم دوسری طرف مڑی ہی تھی کہ عمارہ بیگم کی چیخوں کی آواز سنائی دی. انکی چیخ سن کو فوزیہ بیگم، سارے بچے، اور شاہزیب اور شاہزین صاحب جلدی سے انکے پاس آئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا بھابی آپ ٹھیک ہے؟"

عمارہ بیگم جو فرش پر بیٹھی آنکھیں بند کئے چیخ رہی تھی فوزیہ کی آواز سن کر اسکے پاس آئی۔

"خون۔۔۔دیکھو۔۔اتنا سارا خو۔۔۔خون ہے یہاں۔۔دیکھو۔"

عمارہ بیگم خوفزدہ ہوتے سب کو وہ جگہ دکھاتی بولی۔

"عمارہ کدھر ہے۔۔۔ادھر آؤ ریلیکس یہاں کچھ نہیں۔"

شاہزیب صاحب عمارہ کو کرسی کر بٹھاتے بولے۔

"کیا۔۔۔نہیں میں سچ بول رہی ہوں۔۔زیب یہاں اتنا سارا خو۔۔خون تھا ابھی کہاں۔۔۔کہاں چلا گیا، فوزیہ میرا یقین کرو۔۔۔یہاں خون۔۔۔"

عمارہ بیگم مسلسل وہی بول رہی تھی کہ انہوں نے خون دیکھا مگر اس جگہ کچھ بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھابی یہ لیں پانی پیے۔آپ کا وہم ہو گا دیکھے یہاں کچھ نہیں ہے۔"

فوزیہ بیگم انہیں اپنے ساتھ لگاتی بولی۔پانی پی کر وہ تھوڑا بہتر ہوئی۔

بچے بھی حیران وپریشان کھڑے تھے۔انکو دیکھ عمارہ بیگم اپنے تاثرات کو نارمل کرتی انہیں ٹیبل پر بیٹھنے کا بول گئ۔

مگر ابھی جو بھی ہوا تھا وہ سب بلکل بھی نارمل نہیں تھا۔

....

ایک ہفتے بعد:

"ایان ضد نہیں کرو،اپنا لنچ جلدی سے ختم کرو۔ورنہ آئیسکریم کو بھول جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

عمارہ بیگم ایان کو کھانا کھلا رہی تھی۔

"بس مما میرا پیٹ اتنا چھوٹا سا ہے۔وہ جلدی بھر جاتا ہے نہ۔"

ایان بہانے بناتا اٹھ کھڑا ہوا جس پر فوزیہ بیگم اور محالہ ہنس رہی تھی۔

"شرافت سے بیٹھو اور یہ ختم کرو۔"

عمارہ بیگم اسکے پیچھے اٹھ کھڑی ہوئی کہ فرش پر چکر آنے کی وجہ سے گر کر بے ہوش ہو گئی۔

"مما۔۔کیا ہوا۔۔چچی دیکھے۔"

ایان جلدی سے انکے پاس آتا انہیں آوازیں دیتا بولا جس پر سب گھر والے جمع ہو گئے۔پھر ڈاکٹر کو بلایا گیا۔

"ان کا بی پی بہت زیادہ لو ہو گیا تھا۔آپ انکا اور انکی ڈائٹ کا خیال رکھے۔"

ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھ کر شاہزیب صاحب کے حوالے کی اور یوں بیماریوں کی ابتداء بھی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

....

تین ہفتے بعد:

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈرائنگ روم میں شاہزین صاحب اور فوزیہ بیگم بیٹھے تھے۔

زین پتا نہیں ہمارے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔بھابی کی حالت اتنی خراب اور پھر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث و مباحثے ہو رہے ہیں۔

فوزیہ بیگم فکریہ انداز میں بولی۔

فوزیہ بھابھی کو کچھ تو ضرور ہوا ہے۔مجھے عظمیٰ کی بات ٹھیک لگ رہی ہے۔یہ سب کالے جادو کے علامات ہیں۔

شاہزین صاحب بھی پریشانی سے بولے۔

پہلے وہ آوازیں، پھر وہ خواب پھر خون، پھر اچانک سے بیماریاں اور اب انکو اچانک سے کچھ ہو جاتا ہے وہ گھر سے بھاگنے لگتی ہے۔

ابھی فوزیہ بیگم کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عمارہ بیگم نے اوپر فلور پر اپنے روم کا دروازہ جھٹ سے کھولا۔انکے پیچھے ہی شاہزیب صاحب انہیں پکڑتے اور

ریلکس کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ ایک ہی بات بول رہی تھی "کہ جانے دو مجھے میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں پر پلیز!!"

ایان کے علاوہ کوئی بچہ اس وقت گھر میں موجود نہیں تھا۔ایان بھی وہی کھونے میں کھڑا اپنی ماں کو اس حالت میں دیکھ رہا تھا۔

فوزیہ بیگم اور شاہزین صاحب بھی اوپر کی طرف بھاگے۔

"چھوڑو مجھے چھوڑ دو۔میں مر جاؤں گی مرا دم گھٹ رہا ہے جانے دو۔۔"

شاہزیب صاحب مسلسل ان پر کچھ پڑھ کر پھونک رہے تھے۔جبکہ ان میں الگ ہی طاقت آئی ہوئی تھی۔جس سے وہ اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔مگر اللہ کے کلام سے دھیرے دھیرے ریلکس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسی سب میں دھڑام سے کسی کے گرنے کی آواز آئی اور جب سب کی نظر نیچے پڑی ۔تو سب سے پہلے فوزیہ بیگم پھر عمارہ بیگم کی چیخوں کی آواز بلند ہوئی۔ کیونکہ نیچے ایان خون میں لت پت گرا ہوا تھا۔

ایان جو اپنی ماں کی حالت دیکھ پیچھے ہٹنے کی کوشش کر رہا تھا پیر سلپ ہونے کی وجہ سے سیڑھیوں سے نیچے گر پڑا اور اسکے سر کا پچھلا حصہ دھڑام سے دیوار پر جا لگا۔

"آہ!! ایان ایان اٹھو بیٹا...."

عمارہ زیب فوراً نیچے بھاگتی ایان کو جھنجھوڑتے بولی۔

"ایان۔۔۔۔خون بہہ رہا ہے۔۔کوئی کپڑا رکھو اس کے سر پر..."

www.novelsclubb.com

فوزیہ بیگم اپنے دوپٹے سے خون روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جبکہ شاہزین اور شاہزیب صاحب گاڑی نکالتے ایان کو ہاسپٹل لے کر گئے۔

ہسپتال بہت خوفناک ہوتے ہیں اس سے زیادہ خوفناک اس کی خاموشی ہوتی ہے جو نہ جانے کتنے لوگوں کی ہچکیاں، رونا، درد اپنے اندر سموئے ہوتی ہیں۔

"یہ۔۔۔یہ یہ سب کیا ہو گیا..؟اللہ!!!۔۔۔میرا بچہ...یہ کیا ہو گیا۔"

عمارہ بیگم روتے ہوئے بولی۔

"بھابی پلیز!خود کو سنبھالے۔"

فوزیہ بیگم جن کی خود حالت خراب تھی روتے ہوئے عمارہ کو تسلی دے رہی تھی۔

شاہزیب صاحب اپنا سر پکڑے بینچ پر بے یقینی سے بیٹھے تھے۔

شاہزین صاحب کب سے ادھر ادھر پریشانی میں ٹہل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ڈاکٹر روم سے باہر آتا دکھائی دیا۔

سب کا دل ایسا لگ رہا تھا ابھی رک جائے گا۔سب ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے۔

"پیشنٹ کے ساتھ کون تھا؟"

ڈاکٹر وہاں آکر پوچھنے لگا۔

"میں۔۔میں اسکا چچا اور یہ والد ہے۔"

شاہزین صاحب جلدی سے بولے۔

"I'm sorry, he is no more"

کھوپڑی کے مین حصے میں بہت گہرا زخم آیا تھا اور پھر خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا۔ہم نے پوری کوشش کی ایان کو

بچانے کی، مگر ہم کامیاب نہ ہوسکے۔

ڈاکٹر اور بھی بہت کچھ بول رہا تھا، مگر انکے کانوں میں تو بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"HE is no more"

"HE is no more"

"HE is no more"

"نہیں نہیں۔۔۔ایسا کیسا ہو سکتا ہے۔کیسے۔"

عمارہ زیب کانوں کو ہاتھ لگائے زور زور سے چیخ رہی تھی۔

"بھابی سنبھالے خود کو۔بھابی پلیز۔۔"

فوزیہ زین مسلسل روتے ہوئے انہیں سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

....

ایمبولینس زیب اور زین ولا کے سامنے رکی اور اندر سے پانچ سال کا بچہ کفن میں لپٹا نظر آیا۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب صاحب اپنی سب سے چھوٹی اولاد کو ایسے دیکھ نہ جانے کیسے قابو کیے ہوئے تھے.انکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

کچھ دیر پہلے چلتا پھرتا بچہ اب کسی کے کندھوں کے سہارے آ رہا تھا۔

محالہ ماہین اپنے چھوٹے لاڈلے بھائی کو اس حالت میں دیکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔خاموش آنسو انکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

سب ہی بہت غمزدہ تھے مگر ماں کا درد تو سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

اور یوں ایان اس ظالم و جابر دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔

....

پانچ مہینے بعد:

عمارہ کی طبعیت بہت بہتر ہو چکی تھی۔دم درود اللہ کے کلام سے کالے جادو کا اثر ختم ہو رہا تھا۔

مگر وہ ایان کی یاد میں آج بھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتی تھی۔

سب کچھ بظاہر دیکھنے سے ٹھیک لگتا تھا مگر اندر ہی اندر یہ ٹھیک چیزیں کسی طوفان کی پیشگوئی کر رہی تھی۔

ہفتہ: مغرب: ساڑھے سات بجے:

مغرب کی آذان ہونے کے ساتھ ساتھ ہر طرف اندھیرا چھا رہا تھا، سورج اپنے مقررہ وقت پر غروب ہو چکا تھا۔ چاند تارے اپنے مقررہ وقت پر آسمان میں چھا چکے تھے۔

زیب ولا کے مکین پانچ مہینے بعد بھی ایان کے غم سے نہ نکل سکے تھے۔ سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا مگر ابھی بھی کچھ خالی سا تھا اور وہ خالی جگہ اب چاہ کر بھی پر نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ایان اس جگہ کو تا عمر ویران چھوڑ چکا تھا۔

معمول کے مطابق سب نماز کی تیاری کر رہے تھے اور نماز پڑھنے جا رہے تھے۔

فوزیہ بیگم اور تہمینہ نماز پڑھ کر ڈرائنگ روم میں بیٹھے ایان کے متعلق باتوں میں مشغول تھے کیونکہ ایان تو بس ان کی زندگیوں سے چلا گیا تھا اپنی یادیں تو وہیں چھوڑ گیا تھا۔

تہمینہ کی اکثر ایان کے ذکر پر رنگت سفید پڑ جاتی تھی۔ایسے جیسے جسم سے روح پرواز کر رہی ہو۔سب اسے تہمینہ کا غم سمجھ رہے تھے۔مگر یہ کیفیت تو چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ یہ شاید خوف ہے۔مگر کس چیز کا خوف ہے؟.

زیب ولا کے مکین مغرب کی نماز کے فوراً بعد کھانا کھانے کے عادی تھے۔

معمول کے مطابق مرد حضرات مسجد سے آئے اور عورتوں نے کھانا ٹیبل پر سجا دیا۔

سب نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور اپنے اپنے کمروں میں سونے کی غرض سے چل دیے۔

رات: تین بج کر تیس منٹ:

تاریکی میں ڈوبا وہ گھر جو آس پاس لمبی لمبی جھاڑیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔رات کے اس اندھیرے میں وہ سنسان گھر وہاں اکیلے کھڑی عمارہ بیگم کو خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔

وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھیں۔ جیسے بہت دور سے بھاگ کر آئی ہو۔

ابھی عمارہ بیگم اپنی سانسیں بحال کر ہی رہی تھیں۔ کہ پیچھے ہی ایک اور عورت ہاتھ میں چاقو پکڑے نمودار ہوئی۔

ان دونوں میں سے کسی کے بھی چہرے واضح نظر نہیں آرہے تھے۔عمارہ بیگم اس عورت کو قریب سے دیکھ کر چونک گئی، کیونکہ وہ عورت کوئی اور نہیں فوزیہ بیگم تھی۔

www.novelsclubb.com

"فوزیہ۔۔۔۔تم تم۔۔۔کیسے یہاں پر۔۔۔؟"

عمارہ بیگم حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

"ہاہاہاہا۔۔۔کیوں چونک گئی؟ بلکل میں فوزیہ ہی ہوں۔"

فوزیہ بیگم عجیب سا مسکراتے ہوئے بول کر چاقو پکڑے قدم بڑھاتے ہوئے بولی۔

"نہیں نہیں۔۔۔۔۔فوزیہ۔۔کیا کر رہی ہو۔۔میں بھابی۔۔۔بھابی ہوں تمہاری ۔۔۔یہ۔۔۔ایسے کیسے کر سکتی ہو۔۔۔تم؟"

عمارہ بیگم جیسے اس کا ارادہ بھانپتے اپنے قدم پیچھے گھسیٹتے ہوئے بولی۔

"تم تو ویسے بھی مرنے والی ہو، تو کیوں نہ تمہیں تھوڑی اور تکلیف سے گزاروں؟ چلو آج ایک حقیقت بتاتی ہوں۔شاید اس کو سننے کے بعد تم پاگل ہو جاو مگر اب بتانا تو پڑے گا ہے نا۔"

www.novelsclubb.com

فوزیہ بیگم چاقو پر ہاتھ پھیرتے بولنے لگی۔

"کونسی حقیقت؟"

عمارہ بیگم چونکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"ایان کی حقیقت۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔بلکہ تمہاری حقیقت۔۔۔۔۔نہیں نہیں

۔۔۔۔۔یہ تو میری حقیقت ہے۔"

فوزیہ بیگم مسلسل آگے بڑھ رہی تھی۔

کیسی حقیقت فوزیہ۔۔۔کیا مطلب؟

عمارہ بیگم مسلسل پیچھے ہوئے جا رہی تھی۔

"یہی کہ اگر میں بولوں کہ میں ہوں مجرم"

"اس جرم کی جو ہے جڑا تمہارے ساتھ"

"جس نے کیا ہے تم کو برباد"

www.novelsclubb.com

"تو آخر کیا ہو گا تمہارا حال"

فوزیہ بیگم وقفے وقفے سے ایک سر میں بولتی چلی گئی۔

"کونسا جرم۔۔۔۔۔۔کیسا جرم؟ یہ کیسی پہیلی ہے۔۔۔سیدھی طرح سے سمجھاؤ"

۔

عمارہ بیگم نا سمجھی سے بولی۔

"سیدھی طرح سے اگر سمجھاؤں تو۔

تم پر کالا جادو میں نے یعنی فوزیہ نے ہی کیا تھا، کیونکہ حسد کرتی ہوں میں تم سے۔ تم اس جادو سے کبھی اپنا پیچھا نہیں چھڑوا سکو گی۔ یہ بیماریاں ہمیشہ تمہاری ساتھی رہینگی۔ یہ غم درد ہمیشہ تمہارے پاس رہینگے۔ یہ اپنے تم سے ایسے ہی ایک ایک کر کے ایان کی طرح کھوتے رہینگے۔ اور آخر میں تم خالی ہاتھ رہ جاوگی۔ بلکل اکیلی اور تنہا۔"

www.novelsclubb.com

فوزیہ بیگم کا ہر لفظ حسد میں ڈوبا ہوا تھا۔ زیادہ غصے اور حسد کے باعث اس کی گردن کی نسیں باہر نکلنے کو تھی۔

"ففو۔۔۔۔۔۔فوزیہ۔۔۔؟؟؟"

عمارہ بیگم صدمے کے باعث وہی نیچے بیٹھ گئیں یک کے بعد یک دیگرے آنسو لڑیوں کی صورت میں باہر آرہے تھے۔

افسوس اور صدمے کی کیفیت کے باعث عمارہ بیگم سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

اب کے منظر بدل گیا تھا۔

ان جھاڑیوں اور گھر کی جگہ تپتی صحرا آگئی تھی جہاں عمارہ بیگم تیز بہت تیز بھاگ رہی تھی اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی۔ان کے پیچھے ہی فوزیہ بیگم وہی چاقو ہاتھ میں پکڑے عمارہ بیگم کے پیچھے پیچھے دوڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اسی اثناء میں عمارہ بیگم کی آنکھ کھل گئی۔

وہ فوراً بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھی اور آس پاس دیکھا،وہ اپنے گھر میں اپنے کمرے میں تھی۔وہ جھاڑیاں،گھر اور صحرا کچھ بھی نہیں تھا تو یعنی یہ ایک خواب تھا بس۔

وہ ٹھنڈی یخ ہو رہی تھی۔ لمبی لمبی سانسیں لینے کی وجہ سے سوئے ہوئے شاہزیب صاحب کی بھی آنکھ کھل گئی۔

کیا ہوا؟ کوئی خواب دیکھا ہے؟

شاہزیب صاحب فکر مندی سے پوچھنے لگے۔

عمارہ بیگم نے سارا خواب شاہزیب صاحب کے گوش گزارا. مگر وہ دونوں اسے بس !ایک برا خواب سمجھ کر دوبارہ سو گئے۔

اگلے دن: صبح: بارہ بجے:

www.novelsclubb.com

سورج اپنی تپش اور گرمی برسائے ہوئے تھا ایسے میں فوزیہ بیگم اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی فون پر کسی سے باتوں میں مشغول تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔عمارہ بیگم کسی کام کے تحت فوزیہ بیگم کے کمرے میں آئی اور بالکنی کی طرف قدم بڑھانے ہی لگی تھی کہ فوزیہ بیگم کی آواز نے ان کے قدم جھکڑ لیئے۔

ہاں ہاں میں نے کیا تھا۔

ہاں نہ وہی!

ہاں کالا جادو کیا تھا۔

فوزیہ بیگم دوسری طرف کسی کو بتا رہی تھی اور یہاں عمارہ بیگم کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

عمارہ بیگم وہی سے واپس مڑے نے کمرے میں چلی گئ۔

اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا، وہ ایک شوک میں بیٹھی تھی، آنسو آبشار کی صورت آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

وہ فریز بیٹھی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے کیا کرے.

اسی اثناء میں کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور دروازہ چرررر سے کھلا۔ آنے والے شخص کوئی اور نہیں فوزیہ اور تہمینہ تھی۔

بھابھی کیا ہوا؟ آپ ٹھیک ہیں، کیا حالت بنائی ہے؟

فوزیہ بیگم بھاگ کر ان کے پاس آئی۔ جبکہ تہمینہ بھی ان کے پاس بیٹھی معاملہ سمجھنے کی کوشش کررہی تھی۔

ہاتھ نہیں لگانا مجھے، مجھ۔۔۔۔ مجھے ہاتھ نہیں لگانا۔ میری بربادی کی ذمہ دار تم ہو صرف تم۔ وہ جس کو میں نے اپنی چھوٹی بہن سے بڑھ کر چاہا، وہی مجھے برباد کرنے چل پڑی۔ جس کو میں اپنے دردوں کا مرہم سمجھتی رہی، اسی نے ساری عمر کا درد میرے دل پر رکھ دیا۔

عمارہ بیگم ایک ایک لفظ نہایت مشکل سے ادا کررہی تھی۔

وہ خواب۔۔۔ہاں خواب! وہ اشارے تھے۔وہ بار بار آرہے تھے۔ مگر ہر بار میں نے اسے صرف ایک برا خواب سمجھا۔

مگر وہ سب تو دردناک حقیقت بن کر میرے سامنے آگئے۔

اب وہ تہمینہ کو ہاتھ سے پکڑے بتارہی تھی۔آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے جو اس بات کے گواہ تھے کہ رات بھی وہ اس سب میں گزار دیتی ہیں۔

فرار کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا مجھے۔یہ سب مجھے اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔یہ سب مجھے اندر سے ختم کر رہا ہے۔میں۔۔۔میں جینا چاہتی ہوں! اپنے لیے نہیں، اپنے بچوں کے لیے ل وہ نادان ہے، اور یہ دنیا ظالم!۔میں اپنے ایان کی حفاظت نہ کر سکی مگر میں اپنے باقی بچوں کو اپنی آغوش میں چھپائے اس بے حس دنیا کی بے حسی سے محفوظ رکھنا چاہتی ہوں۔ مگر یہ سب مجھے اندر ہی اندر مار رہا ہے ایسے تو میں مر جاؤں گی

۔

عمارہ بیگم روتے ہوئے اپنے دل کے ساری باتیں کہہ گئی۔

اور ماں تو پھر اپنے بچوں کے لیے اتنی ہی فکر مند ہوتی ہے۔

مگر وہاں ایک شخص اور تھا جس کے دل میں نجانے کیا کچھ ٹوٹا تھا۔ جس کی آنکھیں اپنی بے گناہی کا ثبوت دے رہی تھی۔ ہاں وہ فوزیہ تھی۔

بھابی!۔۔۔ یہ آپ۔۔۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ایسا کرنے سے پہلے اپنی جان لینا پسند کرونگی۔ آپ ایسا کیسے سوچ سکتی ہیں۔

فوزیہ بیگم کے دل میں درد سا اٹھا تھا مگر سامنے والا شاید اب انجان تھا۔

کیوں فوزیہ۔ بتاؤ تہمینہ کو کہ صبح فون پر بات کرتے ہوئے تم نے خود اعتراف نہیں کیا تھا کہ کالا جادو تم نے ہی کیا ہے بتاؤ کیا نہیں ذکر کیا تھا؟

عمارہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے پوچھ رہی تھی۔

فوزیہ بھابی آپ۔۔۔۔۔ یہ سب۔۔۔

تہمینہ تو گویا حیرت کے سمندر میں ڈوبی تھی۔ کیونکہ یہ بات ناقابل یقین تھی۔

ہاں میں نے فون پر یہی سب بولا تھا مگر آپ نے غلط سمجھا ہے۔

فوزیہ بیگم ان کے قریب آتے بولی۔آنکھیں رونے کے باعث لال ہو رہی تھی۔

آہ۔۔۔فوزیہ کاش !کاش تم نے بولا ہوتا کہ تم نے نہیں کہا۔

میرے کمرے سے ابھی اسی وقت چلی جاو فوزیہ، ورنہ میرا دل پھٹ جائے گا، میں کیسے اس بات کو قبول کرونگی۔

عمارہ بیگم اپنے چہرے کا رخ سے موڑتی بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کرتے بولی۔

بھابی۔۔۔پلیز۔۔۔آپ نے جیسا سمجھا وہ غلط سمجھا، میں نے صبح وہ سب خود بولا تھا مگر ویسا نہیں۔

فوزیہ بیگم اپنے بے گناہی کا یقین دلا رہی تھی مگر کیا وہ سچ میں بے گناہ تھی؟

پلیز فوزیہ۔۔۔۔گو۔۔۔یہ میرے جڑے ہاتھوں کو دیکھو۔

اس کے بعد فوزیہ چلی گئ، مگر کون جانتا تھا کہ وہ سچ میں چلی ہی جائے گی۔

ان دونوں عورتوں کے دل ویران تھے ایسے جیسے ویرانی ان کی زندگیوں میں آگئی تھیں۔

وہ ایک عربی کہاوت ہے نہ

لکنها تضحک، فی قلبی جنازت احلام، هذه علامته اقوی واجمل النساء!

"وہ ہنستی ہیں، حالانکہ ان کے دلوں میں ارمانوں کا جنازہ پڑا ہوا ہوتا ہے، یہی مضبوط ترین اور حسین ترین عورتوں کی نشانی ہوتی ہے۔!"

اور پھر اس واقعے کی خبر رفتہ رفتہ پورے خاندان میں پھیلتی گئی اور گنہگار نہ ہو کر بھی وہ مجرم کہلائی گئی۔

www.novelsclubb.com

....☆☆☆....

پھر ہوا یہ کہ زندگی کی دن اور راتیں یونہی گزرتی گئ اور جب لاہور میں گزارا مشکل ہوا، جب اس سب نے صحت پر اثر کرنا شروع کیا تو تب کراچی نے ہمیں خوش آمدید کہا، تب کراچی نے ہمیں خوشیوں کا ایک اور رخ دکھایا، تب کراچی نے روشنیوں کا شہر بن کر کامیابی کی راہوں سے روشناس کروایا۔

....☆☆☆....

پوری آپ بیتی سنا کر اریحہ چپ ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

"اس بار لاہور اپنی غلطیوں کا ازالہ کرے گا انشاءاللہ، اس بار یقیناً سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ساری کہانی سن کر آیت پر یقین لہجے میں بولی۔ جس پر سب نے ایک ساتھ انشاءاللہ بولا۔

....☆☆☆.....

آج وہ دن آگیا تھا جس کا سب ہی کو انتظار تھا ل آج رات ساحل کا نکاح اور مہندی تھی اور مہندی کا سارا انتظام محالہ کے گھر کے لان میں ہوا تھا۔

ڈیکورا ابھی بھی چل رہی تھی۔ گھر میں ایک ہلچل تھی۔ کوئی اپنے کپڑے استری کر رہا تھا کوئی اپنا سوٹ لینے ٹیلر کے پاس جانے کے لئے تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

مرد حضرات تیار کھڑے باہر چیزوں کو سیٹ کر رہے تھے۔تیاری چل رہی تھی تو عورتوں کی چل رہی تھی۔

عصر کا ٹائم تھا۔

محالہ نے ہرے اور گلابی رنگ کی فراک جو بہت گھیر دار تھی اور اسکے پیروں کو چھو رہی تھی اس پر کام ہوا تھا۔وہ اس کو پہنے کوئی حور لگ رہی تھی۔

ابھی وہ اپنا میک اوور کرنے میں مگن تھی۔اپنے بلونڈ بالوں کو کرل کیے کسی شہزادی کی مانند کھلا چھوڑے ہوئے تھی۔

اریحہ،آیت،اریشے اور ماہین بھی محالہ کے جیسا فراک پہنے ہوئ تھی بس رنگ ایک دوسرے سے مختلف تھے باقی کام ایک جیسا ہوا تھا۔

آیت پوری تیار کھڑی تھی بس صرف اپنے گرے آنکھوں پر مسکارا لگا رہی تھی جس سے اس کی لمبی پلکیں مزید لمبی ہو گئ وہ بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔

اریحہ جو کہ میک اپ کر چکی تھی بس اپنے بالوں کا جوڑا بنائے اسے سیٹ کر رہی تھی آگے سے دونوں لٹوں کو کرل کر کے ایک نظر خود پر ڈالتی مسکرائی بلاشبہ وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اریشے اور ماہین ہی کمرے میں ایسی تھی جو کہ مکمل تیار تھی اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

پانچوں لڑکیاں تیار ہو کر نیچے کی طرف بڑھی کیونکہ سب لوگ تیار ہو چکے تھے اور مہمان آنا بھی شروع ہو چکے تھے۔

وہ سب لان میں پہنچ کر مہمانوں سے مل رہی تھیں۔

"محالہ بیٹا اندر فریج میں آپ سب کے گجرے رکھے ہوئے ہیں جا کر لے آو اور پہن لو۔"

عظمیٰ بیگم جو کہ جلدی میں تھی محالہ کو جلدی جلدی بول کر مہمانوں کو ریسیو کرنے لگی۔

"اوہ... تھینکیو سو مچ پھپو۔۔۔یو آر دا بیسٹ۔"

محالہ ان کے گال کھینچتے گھر کے اندر کچن میں گئ۔

کچن میں کوئی پہلے ہی موجود تھا سفید کاٹن کا کرتا شلوار پہنے ہوئے کوئی کافی بنا رہا تھا، محالہ کی طرف اس کی پیٹھ تھی۔

محالہ کو یقین تھا وہ کون ہے کیونکہ سب لڑکوں نے پیلے اور ہرے رنگ کے کرتے پہنے تھے ساتھ گلے میں پیلی پٹی ڈالے ہوئے تھے۔

مگر صرف ایک شخص تھا جس کی ڈریسنگ سٹائل سب سے الگ اور اعلیٰ ہوتی جو کہ ہزار لوگوں کے ہجوم میں بھی الگ سے پہچانا جاتا۔وہ شخص صرف اور صرف ازلان زین ہی ہو سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس ٹائم کافی پیئنگے؟"

محالہ حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ازلان نے چونک کر پیچھے دیکھا اور شاید پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔

"اوہاں۔۔۔میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے اس لئے کافی اس ٹائم پینی پڑے گی

"۔

ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا گیا۔

"کیا مطلب! جب آپ کے سر میں درد ہوتا ہے تو آپ چائے نہیں کافی پیتے ہیں؟

"

www.novelsclubb.com

محالہ مزید حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگی جس پر ازلان نے ہلکا سے قہقہ لگایا۔

"ہاں بلکل! کافی میرے سر درد کا علاج ہے۔"

ازلان نے کافی کا سپ لیتے جواب دیا۔

"ہائے! چائے کے علاوہ بھی کسی چیز سے سر درد ٹھیک ہوتا ہے میں نہیں مانتی۔

چلیں کافی سے ہو جاتا ہو گا آپ کا سر درد ٹھیک مگر جو بات چائے میں ہے نہ وہ اس کافی میں کہاں.

محالہ پکی چائے کی دیوانی ہونے کا ثبوت دیتے چائے کے حق میں بول پڑی۔"

ازلان نے ایک بار پھر اس کی بات پر قہقہ لگایا۔

جبکہ محالہ نے فریج میں سے گجرے نکالے اور ان کو لیتی جانے ہی لگی تھی۔

"محالہ"

ازلان نے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

محالہ وہی رکی اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"تم بلکل ماما کی طرح ہو۔ان کی طرح اللہ پاک نے تمہیں بنایا ہوا ہے معلوم ہے، وہ دنیا کی خوبصورت عورتوں میں سے ہیں اور تم مکمل ان جیسی ہو۔ تم بھی ان ہی کی طرح ہو اور ان جیسے دنیا کی خوبصورت عورتوں میں شمار ہوتی ہو۔"

اور پھر ازلان جیسی تعریف اس کی دنیا میں کوئی کر ہی نہیں سکتا تھا۔

اس کی تعریف کا ہر لفظ عزت و وقار اور اپنے اندر ایک کہانی لیے ہوتا۔

اس جیسا انسان محالہ کے لئے کوئی دوسرا کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔

"بہت شکریہ۔یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ایک تحفہ ہے کہ میں ہوں بہو چھوٹی ماما جیسی ہوں۔یقیناً وہ دنیا کی خوبصورت ترین عورتوں میں سے ہیں اور ان کی بیٹی بھی ان جیسی ہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

محالہ نے مسکراتے ہوئے ازلان کو جواب دیا۔اور چہرے پر ایک پیاری مسکان جو ازلان کی تعریف پر بنی تھی وہ لیتے ہوئے لان کی طرف بڑھ گئ۔ پیچھے ازلان اپنی سرمئ آنکھیں بند کئے کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

....☆☆☆....

موتیا کے پھولوں سے سجالان اپنی مثال آپ تھا،ہر ٹیبل پر ایک ایک گلدستہ رکھا ہوا تھاسارے لان سفید لائٹس سے جگمگا رہا تھا،ہر کسی کی نظر شاندار ڈیکور پر تھی۔

"اللہ توبہ توبہ! تم سب نے آخر کار پینٹ برش کر لیے۔"

موسیٰ جو ڈی جے کی سیٹ سنبھالنے جارہا تھاان پانچوں کو دیکھ وہیں رکا اور استفسار کرنے لگا۔

"ماشاءاللہ بولو ہمیں! اور یہ پینٹ برش ایک دن تمہاری بیوی بھی کرے گی ہنہہہ۔"

www.novelsclubb.com

اریشے نے ہمیشہ کی طرح فوراً جواب دیا۔

"میری بیوی تو قدرتی حسین ہو گی اور اگر پھر بھی اسے یہ سب لگانا ہو گا تو تب تو وہ مکمل چاند کا ٹکڑا لگے گی۔

مگر تم سب تو ایک نمبر کی چڑیلیں لگ رہی ہو۔"

موسیٰ نے اپنی گمنام بیوی کی تعریف میں آسمان زمین ایک کر ڈالی اور آخر میں ان سب کو مزید تنگ کرنے کی ٹھانی کیونکہ پھر اس کا دن نہیں گزرنا تھا۔

"دیکھو بول کون رہا ہے جو خود بھوتوں کا سردار ہے۔"

ماہین سے اس کا چڑیل بولنا برداشت نہیں ہوا۔

"تمہاری تصویر تو بچوں کو ڈرانے کے لئے کام آتی ہے۔"

اریشے بھی جھٹ سے بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ بھی کہہ لو! مگر بات وہی ہے کہ ہو تم لوگ چڑیل پور سے بھاگی ہوئی چڑیلیں ہی۔

موسیٰ کسی بھی بات کا اثر لیے بغیر انہیں مزید تپاتا بولا۔

اریحہ کھڑی ان کی نوک جھوک پر مسکرا رہی تھی جبکہ محالہ اسے اگنور کرتی آیت کو ساتھ لیے کسی کام سے گئی۔

"ایسے نہیں مانو گے نہ تم، گلدستہ دو ادھر۔"

اریشے ٹیبل میں سے گلدستہ اٹھاتے بولی جو کہ غالباً موسیٰ کو مارنے کے لیے اٹھا رہی تھی۔

"اچھا اچھا۔۔۔بھئی جا رہا ہوں۔ میرے جیسے خوبصورت انسان کی قدر ہی نہیں کوئی۔

موسیٰ اریشے کا ارادہ بھانپتے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

....☆☆☆....

مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ قبول ہے کا سلسلہ شروع ہو گیا اور تین بار قبول ہے کہہ کر عزوہ ساحل کے ساتھ تاعمر ایک خوبصورت بندھن میں بندھ گئ۔

اور پھر شروع ہوا مہندی کا فنکشن!

ساری لڑکیوں نے مہندیاں لگوائ، لڑکوں نے خوب بھنگڑا ڈالا جس پر سب کی داد بھی وصول کی۔ موسیٰ نے زبردستی ساحل ازلان اور باقی سب کو کھینچتے اپنے ساتھ بھنگڑے ڈلوائے۔

اور پھر ایک حسین شام کا اختتام ہوا۔ اور سب کے لئے یہ شام ایک یادگار شام بن گئ تھی۔ سب نے ان حسین لمحوں کو کھل کر جیا۔

ہم سب اپنی زندگیوں میں اتنا مصروف ہو چکے ہیں کہ اکثر زندگی میں ہونے والے حسین اور خوبصورت لمحوں کو جیتے نہیں انہیں بس گزار دیتے ہیں۔ ہمیں اپنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موجودہ لمحوں کو جینا ہی نہیں آتا ہے۔ یہ موجود حسین لمحے بار بار ہر بار دروازے پر دستک نہیں دیتے۔ مگر جب کبھی دے تو انکا استقبال کرنا چاہیے۔

کچھ مہمان اپنے گھروں کو چل دیئے، اور دور دراز کے آئے مہمان رک گئے۔ گھر میں جس کو جہاں جگہ مل رہی تھی وہی سو گئے کیونکہ کل پھر سے ایک خوبصورت مگر تھکانے والا دن تھا۔

....☆☆☆....

زیب ولا میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔ رات کے تین بج رہے تھے ایسے میں ایک ہیولا سیڑھیوں سے اترتے ہوئے لان میں آیا اور جھنجلاہٹ میں اپنے دوپٹے میں چھپے فون کو نکالا جو نجانے کب سے بج رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

خاموشی اور اندھیرے کی وجہ سے بلکل بھی پتہ نہیں چل پا رہا تھا کہ وہ آخر ہے کون؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا مسئلہ ہے؟ لالچی انسان دکھا دیے نہ اپنے رنگ۔ مگر یاد رکھنا میں نے بھی کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہے۔"

فون اٹھاتے ہی فون پر اگلی طرف اس انسان پر برس گئ۔

"میرے پاس تمہارے خلاف ٹھوس ثبوت ہے اور اب تو زین صاحب بھی آ چکے ہیں۔ کیا ہو گا اگر وہ ثبوت میں زیب اور زین صاحب کے ہاتھ میں رکھ دوں۔"

دوسری طرف سے نہایت تحمل سے جواب آیا۔

"تمہیں کیسا پتہ کہ وہ لوگ آئیں ہیں۔ اور دوسری بات ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے۔ مگر جتنے پیسے تم مانگ رہے ہو وہ بہت زیادہ ہے۔"

اب کی بار آواز تھوڑی گھٹ گئ تھی۔ لہجے میں وہ تیزی نہیں تھی۔

"ایک لاکھ روپے کل اسی قبرستان کے دروازے پر چاہیے ک نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔"

www.novelsclubb.com

دوسری طرف سے ایک بھاری رقم کی ڈیمانڈ کی گئ۔

"دیکھو پچاس ہزار پر بات ڈن کرو۔ یہ سب میں نے اکیلے نہیں کیا تھا تم بھی میرے ساتھ شامل تھے۔ تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو میں کیا کر سکتی ہوں۔"

اب کی بار لہجے میں فکرمندی در آئ تھی۔ مگر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"تم ایک خود غرض عورت ہو جو اپنے بھائی بھابھی کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے۔ان کو تباہ کرنے کے لیے کالے جادو کا سہارا لے سکتی ہے اور پھر خود کو پاک کر کے اس سب کا الزام دوسری بھابی پر لگا سکتی ہے اور خود انجان بن سکتی ہے اور دو بہنوں جیسے بھابھیوں کے بیچ دڑاڑ لے کر آ سکتی ہے یقیناً وہ کچھ بھی کر سکتی ہے مگر میں نے تمہارے جیسے بہت لوگ دیکھے ہیں اور نمٹنا بھی خوب آتا ہے۔"

دوسری طرف سے ایک آئینہ دکھایا گیا جس میں حقیقت تھی۔

"شٹ اپ، جسٹ شٹ اپ۔"

www.novelsclubb.com

اتنی حقیقت شاید اس سے برداشت نہ ہوئی۔

"ایک ہفتے کے اندر اندر پیسے پہنچنے چاہیے۔"

دوسری طرف سے وارننگ دی گئی اور فون بند ہو گیا۔

وہ ہیولا لان میں سر پکڑے چکر کاٹنے لگا کہ کسی کے سیڑھیوں پر چڑھنے کی چاپ سنائی دی۔

وہ ہیولا جلدی سے اندر کی طرف گیا اور نظریں آس پاس دوڑائی۔آس پاس کوئی بھی نظر نہیں آیا۔اس ہیولے نے ایک لمبی سانس خارج کی اور پریشانی میں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

اوپر سیڑھیوں کے پاس پلر کے پیچھے سے ہی ایک اور ہیولا نکلا۔تو مطلب یہاں اس عورت کے علاوہ کوئی اور بھی تھا اور یقیناً وہ ساری باتیں سن چکا تھا۔

....☆☆☆....

www.novelsclubb.com

صبح ہو چکی تھی اور زیب ولا میں خوب گہما گہمی تھی۔ تقریباً سب نے ہی ناشتہ کر لیا تھا اور اب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔

آج ساحل کی بارات تھی۔

ہمیشہ کی طرح مرد حضرات تیار بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔ جبکہ عورتیں تیاری میں مصروف تھی۔

آج لڑکیاں وقت پر تیار تھی، مگر ان کی مائیں اور باقی عورتیں تیار نہیں تھی۔

محالہ نے ڈارک بلیو رنگ کی سلک کی کرتی پہنی تھی، جس کے گول گلے پر گولڈن نگوں کا کام ہوا تھا۔ ساتھ ہی آستینوں اور کرتی کے دامن پر بھی گولڈن نگوں کا کام تھا۔ جو کہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔ اس کرتی کے ساتھ گولڈن رنگ کا غرارہ اور گولڈن رنگ کا ہم رنگ دوپٹہ پہنا ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کانوں میں چھوٹے چھوٹے گولڈن جھمکے اور گلے میں لائٹ سا نیکلیس، ساتھ دونوں ہاتھوں میں تھوڑی تھوڑی چوڑیاں پہنے ہوئی تھی اور پیروں میں ہیل کو پہنا ہوا تھا۔

بالوں کو آج بھی پیچھے کی طرف سے کھلا رکھے ہوئی تھی۔

محالہ کی آج کی ڈریسنگ نہایت خوبصورت تھی اور وہ اس میں کوئی خوبصورت زمین زادی لگ رہی تھی۔

وہ صوفے پر تیار بیٹھی فون میں مگن تھی کہ اچانک اس کی نظریں سامنے آتے ازلان پر پڑی۔

گریس فل شخصیت کا مالک ازلان زین جس کی سرمئی آنکھوں میں الگ ہی چمک ہوتی تھی۔

محالہ اس کی ڈریسنگ دیکھ چونکی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج جہاں سب مردوں نے سفید کرتا شلوار پہنا تھا وہیں ازلان ڈارک بلیو رنگ کا کرتا شلوار زیب تن کیے سب سے منفرد انداز اپنایا ہوا تھا۔

وہ تھا ہی سب سے منفرد، سب سے الگ!

ازلان چلتے چلتے آکر محالہ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا جہاں موسیٰ پہلے ہی اپنی پلے لسٹ کی کلیکشن کھول کر بیٹھا کانوں میں بلیوتوتھ لگائے ہوئے تھا۔

محالہ کی بھوری آنکھیں سامنے اٹھی۔

"السلام وعلیکم! محالہ کیسی ہو؟"

ازلان نے بات کی شروعات کی۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام! الحمدللہ آپ سنائے۔"

محالہ نے فون آف کرتے جواب دیا۔

"میں فٹ الحمدللہ. آج اتفاق سے کپڑوں کے رنگ ایک جیسے ہیں۔"

ازلان نے مسکراتے ہوئے بغیر کسی تاویل کے اپنی بات مکمل کی۔

"ہاں! آج کے میرے کپڑے روح کی پسند کے ہیں۔"

محالہ نے بھی اسی کے انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تو یہ اتفاق نہیں ہے۔"

ازلان اریحہ کی یہ کوشش سمجھ گیااور محالہ کو بتایا۔

ہاں شاید!

محالہ نے اپنے بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

آج بھوری اور سرمئ آنکھوں نے لفظوں کے ذریعے ایک دوسرے کو اپنی رضامندی سے آگاہ کر دیا تھا۔

یہ لفظوں میں چھپی باتیں ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تو بس لفظوں کی گہرائی پر جھکنے والے انسان سمجھ سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

....☆☆☆....

بارات کا فنکشن بخیر ہو گیا اور پھر اگلے دن ولیمہ بھی خیر و عافیت سے ہو گیا۔

ساحل کی شادی زیب اور زین خاندان کے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔ سالوں کی کچھ رنجشیں ختم ہو گئی تھی اور کچھ بہت جلد ختم ہونے والی تھی۔

...☆☆☆....

اندھیرا چھٹ چکا تھا۔ چاروں طرف سورج کی روشنی تھی۔ ایک نئ صبح تھی۔

ساحل کی شادی کو تین دن ہونے کو تھے۔

گھر میں سب ناشتے سے فارغ ہو کر اپنی روزمرہ کی روٹین میں آ چکے تھے۔

تہمینہ یہیں رکی ہوئی تھی۔

اریشے بھی آئی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج کی صبح میں کچھ خاص تھا۔کچھ ایسا جو ایک بار پھر ان سب کی زندگی بدل کر رکھ دینے والا تھا۔

محالہ آیت ماہین اریشے اور اریحہ نے آج مووی دیکھنے کی پلاننگ کی تھی۔وہ پانچوں محالہ کے کمرے میں تھی۔

"اچھا پہلے یہ بتاؤ کہ سیریز دیکھنی ہے یا مووی؟"

محالہ کھڑے ہو کر پوچھنے لگی۔

بیڈ پر آیت ماہین اریشے اور اریحہ رضائی اوڑھے ہاتھوں میں چپس اور پاپ کارن کے باول پکڑے اور ساتھ کوکو لیے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مووی۔"

تینوں نے ایک ساتھ بولا۔

"اوکے اوکے۔کوئی سجیسٹ کرنی ہے تو کرو، یا پھر میں اپنی مرضی کا لگاو۔"

محالہ لیڈر کی طرح سب کو دیکھتے بولی۔

"میں بتاتی ہوں۔"

آیت ہاتھ کھڑا کر کے پوچھنے لگی۔

"ہاں بتاؤ کونسی"

محالہ نے پوچھا۔

"The worst witch"

آیت فوراً سے پہلے بولی۔

"او کے یہ لگ گیا۔"

www.novelsclubb.com

محالہ مووی لگا کے لائٹس آف کر کے اریحہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی.

وہ پانچوں مووی دیکھتے وقفے وقفے سے اس کے کریکٹرز پر تبصرے بھی کر رہی تھی

۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماہین اریشے اور آیت تو پوری مووی میں گم تھی۔

"محالہ ایک بات پوچھوں۔"

اریحہ پاپ کارن کھاتے محالہ سے پوچھنے لگی۔

"ہمممممم پوچھو نہ۔"

محالہ ایل ای ڈی پر نظریں ٹکائے جواب دیتی بولی۔

"وہ کتنا خوبصورت ہے؟"

محالہ جانتی تھی کی اریحہ ہر چیز سے واقف ہے مگر پھر بھی اس کے اس یکدم سوال پر

محالہ چونکی اور پھر مسکرائی۔

"اتنا کہ اگر کبھی اس میں مجھے کوئی خرابی نظر آئی تو میں یہ کہونگی کہ میری آنکھیں

خراب ہیں"۔

محالہ کا جواب سن اریحہ دل سے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"اس میں تمہاری آنکھوں کا کیا قصور ہو گا بھلا؟"

اریحہ بات جاری رکھتے ہوئے بولی۔

"یہ آنکھیں ہی تو ہیں جو اس کو اتنا خوبصورت بنائے ہوئی ہیں، یہ آنکھیں ہی تو ہیں جو اس کے خواب سجائے ہوئی ہیں۔ یہ آنکھیں ہی تو ہیں جو دل کی باتوں کو نظروں سے بتائے ہوئی ہیں۔"

"مختصر یہ کہ وہ ہر لحاظ سے مجھے خوبصورت لگتا ہے اور جس دن مجھے ویسا نہیں لگا اس دن میری آنکھیں حقیقی میں خراب ہو گی۔اس دن میری نظر حقیقی میں جا چکی ہو گی۔"

محالہ شاید پہلی بار اس کے بارے میں اتنا کھل کر بولی تھی۔

"اللہ تم دونوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھیں آمین!"

اریحہ اسے گلے سے لگاتے بولی۔

"کیا پھسر پھسر لگائی ہوئی ہے؟"

ماہین دونوں سے بولی۔

"کچھ نہیں تم دیکھو مووی اور ہمیں بھی دیکھنے دو۔"

محالہ اس کا دیہان بٹاتی بولی.

"اور ازلان یقیناً بہت خوش قسمت ہے"

ایسااریحہ سوچ کر مسکرائی۔

اور پانچوں مووی کو انجوائے کرنے لگی۔

....☆☆☆....

www.novelsclubb.com

عصر کا وقت تھا۔زیب ولا میں چائے کا دور چل رہا تھا۔بچے بڑے ہر کوئی ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے ہوئے تھا سوائے ازلان کے،ازلان نے ہاتھ میں کافی کا مگ تھاما ہوا تھا۔

سب سے منفرد ہونا ہی شاید اسے سب لوگوں میں منفرد بناتا تھا۔

سب بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے۔

عظمیٰ بیگم بھی بیٹے ساحل اور بہو عزوہ کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔

عمارہ اور فوزیہ کے بیچ چپ کی دیوار گر چکی تھی، وہ اب ایک دوسرے سے کام کی باتیں کر لیتی تھیں۔

"زین بھائی ویسے آپ لوگ کراچی کب واپس جارہے ہیں؟"

تہمینہ نے اچانک سے شاہزین صاحب کو مخاطب کیا۔

"ارے بھئی ابھی تو آئیں ہیں۔ اتنی جلدی تھوڑی نہ جائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

شاہزین صاحب ہنستے ہوئے بولے۔

"نہیں بھئی کیوں؟ واپس کیوں جائیں گے۔ یہ زین کا اپنا گھر ہے اب یہیں رہنا ہے۔ واپس جانا وانا نہیں ہے۔"

شاہزیب صاحب فوراً بولے۔

"نہیں میں تو اس لیے کہہ رہی تھی کیونکہ دونوں بھابھیوں کے بیچ جو بھی کچھ ہے وہ لوگ نہیں بھولی ہیں اور نہ ابھی تک ایک دوسرے کو قبول کیا ہوا ہے۔ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے پوچھ لیا۔"

تہمینہ عمارہ اور فوزیہ کو دیکھتی سب کے سامنے بولی۔

"حالات ٹھیک ہونے میں وقت لگتا ہے تہمینہ۔ یہ کوئی موقع نہیں یہ بات کرنے کا، کیا ہو گیا ہے؟"

عظمیٰ بیگم ڈانٹنے والے انداز میں بولی۔

"محالہ! کیا میرا سیل لا سکتی ہو۔ کمرے میں ہے۔"

www.novelsclubb.com

ازلان جلدی سے محالہ سے بولا اور پھر سب کی توجہ اپنی طرف کروائی۔

"اچھا یہ سب چھوڑیں۔ آپ سب کو بتانے کے لیے میرے پاس کچھ ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ازلان نے مسکراتے ہوئے سب کو بتایا۔

اس کی مسکراہٹ میں فتح کا عنصر تھا۔

"او کے میں لے کر آتی ہوں۔"

محالہ جلدی سے اوپر روم میں سے فون لے کر آئی اور ازلان کو تھمایا۔

"آپ سب غور سے سنیں پلیز۔"

ازلان ایک ریکارڈنگ چلاتا وولیوم تیز کرتا بولا۔

ریکارڈنگ میں کوئی عورت فون پر کسی آدمی سے بات کر رہی تھی. گہری خاموشی کی وجہ سے دونوں کی آواز بلکل صاف سمجھ آ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا مسئلہ ہے؟ لالچی انسان دکھا دیے نہ اپنے رنگ، مگر یاد رکھنا میں نے بھی کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہے۔"

میرے پاس تمہارے خلاف ٹھوس ثبوت ہے اور اب توزین صاحب بھی آچکے ہیں۔ کیا ہوگا اگر وہ ثبوت میں زیب اور زین صاحب کے ہاتھ میں رکھ دوں۔"

"تمہیں کیسے پتہ کہ وہ لوگ آئیں ہیں اور دوسری بات ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے، مگر جتنے پیسے تم مانگ رہے ہو وہ بہت زیادہ ہے۔"

"ایک لاکھ روپے کل اسی قبرستان کے دروازے پر چاہیے۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔"

"دیکھو پچاس ہزار پر بات ڈن کرو۔ یہ سب میں نے اکیلے نہیں کیا تھا تم بھی میرے ساتھ شامل تھے۔ تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو میں کیا کر سکتی ہوں۔"

"تم ایک خود غرض عورت ہو جو اپنے بھائی بھابھی کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے۔ ان کو تباہ کرنے کے لیے کالے جادو کا سہارا لے سکتی ہے اور پھر خود کو پاک کر کے اس سب کا الزام دوسری بھابی پر لگا سکتی ہے اور خود انجان بن سکتی ہے اور دو بہنوں جیسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھابھیوں کے بیچ دڑاڑ لے کر آسکتی ہے یقیناً وہ کچھ بھی کر سکتی ہے مگر میں نے تمہارے جیسے بہت لوگ دیکھے ہیں اور نمٹنا بھی خوب آتا ہے۔"

"شٹ اپ، جسٹ شٹ اپ۔"

"ایک ہفتے کے اندر اندر پیسے پہنچنے چاہیے۔"

ریکارڈنگ ختم ہو گئی تھی۔سب لوگ ساکت بیٹھے تھے۔

ریکارڈنگ میں اس عورت کی آواز جو تھی وہ کوئی اور نہیں تہمینہ تھی۔

"یہ ممیں نہیں ہوں۔یہ جھوٹ ہے۔یہ سازش ہے۔سازش کی گئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

تہمینہ منتشر حواس کے ساتھ بولی۔

"تہمینہ! تم اتنی گر سکتی ہو؟"

سب سے پہلے عظمیٰ بیگم ہوش میں آتے بولی۔

"نہیں نہیں میں نے نہیں کیا کچھ۔ جھوٹ ہے سب جھوٹ ہے۔

وہ صوفے میں سے کھڑے ہوتے فق رنگت کے ساتھ بولی۔

"چپ بلکل چپ ہو جاو تہمینہ!"

زیب صاحب گرجدار آواز میں بولے۔

"کیا تم ہماری سگی بہن ہو؟ وہ بہن جو سب سے چھوٹی اور لاڈلی ہوا کرتی تھی۔ تہمینہ ایسی بھی کیا خود غرضی تھی۔

شاہزین صاحب افسردہ لہجے میں بولے۔"

اس پورے معاملے میں اگر کوئی خاموش تھا تو وہ عمارہ اور فوزیہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے کیا، یہ سب میں نے کیا۔ اور میں شرمندہ نہیں ہوں۔ مجھے سب سے آپ سب سے حسد ہوتی ہے۔ سب تو ہے آپ کے پاس اور میرے پاس۔ میرے پاس کیا ہے کچھ بھی تو نہیں نہ دولت اور نہ ہی اولاد اور نہ ہی سسرال میں بھابھیوں

جیسا اتفاق۔ پھر میں نے کالا جادو کیا اس سے بہت کچھ برباد ہو گیا۔ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا مگر اس آدمی کی لالچ کی وجہ سے آج میں بے نقاب ہو گئ۔"

تہمینہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی اور آخر میں افسردگی سے بات مکمل کی۔

"پھپو آپ کا ضمیر مر چکا ہے۔"

"اور جب ضمیر مر جاتا ہے نہ تو انسان بھی مر جاتا ہے۔"

محالہ بات مکمل کرتے ہی فوراً اپنے کمرے میں چلی گئ۔

تہمینہ تمہیں اپنے کیے پر کوئی افسوس کوئی شرمندگی نہیں۔

آیت کی والدہ دکھی لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہاہاہاہاہا۔ کیسا افسوس، کونسا افسوس، کیسی شرمندگی، ہاہاہاہا۔"

تہمینہ کو دیکھ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو گئ ہو مگر یہ سب تو بس اچانک کے اس راز کھلنے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا کرے۔

"اگر تمہیں کوئی شرمندگی اور کوئی افسوس نہیں تو تم یہاں سے جاسکتی ہو اور ہاں یہاں کے دروازے خود کے لیے بند کر کے جا رہی ہو۔ آئندہ کے لیے یہ دروازہ تمہارے لیے بند ہو گا۔"

شاہزیب صاحب بھی اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے چلے گئے۔

" مجھے بھی کوئی شوق نہیں یہاں آنے کا، جا رہی ہوں۔"

تہمینہ اپنا سامان اٹھاتے گھر سے نکلتے بولی۔

عظمیٰ بیگم بس افسوس کرتی رہ گئی۔

اس واقعے کے بعد سب ہی نے خود کو کمرے میں بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

عمارہ زیب مسلسل اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

"زیب میں کیسے اس کا سامنا کرونگی؟"

عمارہ بیگم پوچھنے لگی۔

"عمارہ جو بھی ہوا اس میں نہ تمہاری اور نہ ہی فوزیہ کی کوئی غلطی تھی۔ مجھے معلوم ہے تمہیں اپنے رویے پر پچھتاوا ہو رہا ہے۔ تم دونوں تو کبھی جدا تھیں ہی نہیں نہ۔ میری بات مانو اور شاباش فوزیہ کے پاس جاؤ اور آج دونوں اپنا دل صاف کر لو۔"

: جاؤ اور پہل کرو وہ بھی باہر انتظار کر رہی ہو گی۔"

شاہزیب صاحب کی بات پر سر ہلاتے اپنے آنسو صاف کرتے باہر گئی۔

"ڈرائنگ روم میں سامنے ہی صوفے پر بیٹھے فوزیہ نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔"

"فوزیہ! کیا میں یہاں بیٹھ جاؤ؟"

www.novelsclubb.com

عمارہ بیگم اس کے پاس آتی بولی۔

"ہاں۔۔۔جی بھابھی۔۔۔بیٹھیں۔"

فوزیہ بیگم چونک کر انہیں اپنے پاس جگہ دیتی بولی۔

"آج جو بھی ہوا.اس کے بعد یہ تو طے ہے کہ تم تو شروع سے بے قصور تھی. میں نے جذبات میں سب الٹا کر ڈالا۔میں نے بڑی بہن ہونے کا حق ادا نہیں کیا۔مجھے ایک بار صرف ایک بار تمہاری بات سن لینی چاہیے تھی، مگر میں نے صبر نہیں کیا۔ میں نے تم پر یقین نہیں کیا۔۔۔۔میں نے بہن یا بھابی ہونے کا ثبوت نہیں دیا۔اس وقت میں بس ایک ماں تھی۔

فوزیہ کیا مجھے ایک اور موقع دو گی؟"

"بہترین بہن بننے کا موقع۔۔۔۔بہترین بھابی بننے کا موقع۔"

"بس ایک موقع اور! اپنی غلطی سدھارنے کا۔"

"ممیں وعدہ کرتی ہوں اب سے سب ٹھیک ہو جائے گا اب سے ہماری فیملی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گی کیونکہ ہم سب ساتھ ہونگے اور رہینگے انشاءاللہ۔"

عمارہ زیب اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گئی اور امید بھری نظروں سے فوزیہ کو دیکھنے لگی۔

"بھابی۔۔۔۔آج میرے کندھوں پر سے ایک بوجھ اترا ہے۔آپ کو پتا ہے اس الزام کی ذرا برابر پرواہ نہیں تھی نہ لوگوں کی، مگر آپ کی بے یقینی مجھے اندر ہی اندر کھا رہی تھی۔"

"آپ کی بھی کوئی غلطی نہیں تھی آپ نے تو جیسا سنا اس پر یقین کیا۔"

"مگر آج اللہ کا شکر ہے سب سامنے آگیا۔"

فوزیہ زین بھی اپنے دل کی باتیں بول رہی تھی۔اتنے وقت بعد وہ دونوں ساتھ بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میری غلطی تھی مجھے تمہاری بات کو پہلے سننا چاہیے تھا۔"

عمارہ زیب اپنا سر پکڑتے بولی۔

"اس وقت جب آپ میرے کمرے میں آئی تھیں تب میں امی سے بات کر رہی تھی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے خالہ کی طبعیت پوچھنے کے لیے فون کیا تھا یا نہیں تو میں نے جواب میں کہا ہاں میں نے کیا تھا۔اس کے بعد وہ تمہارا پوچھ رہی تھیں کہ کیا سب کالے جادو کی وجہ سے ہوا تو جواب میں میں نے کہا کہ ہاں کالا جادو کیا تھا۔میں آپ کو اس وقت بتانا چاہ رہی تھی مگر آپ اس وقت ایان کے غم میں تھی۔"

"اور جذبات میں ہونے والی چیزیں تو اکثر ہی پچھتاوا بن جاتی ہے۔"

فوزیہ زین نے بالآخر آج تصویر کا دوسرا رخ دکھا دیا۔

"وہ جو کہتے ہیں کہ ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں وہ بلکل صحیح کہتے ہیں۔اکثر تصویر کے ظاہری رخ کو دیکھ انسان دھوکہ کھا جاتا ہے اور جب تک دوسرے رخ کو دیکھتا ہے تب تک ایک پچھتاوے کو اپنے نام کر چکا ہوتا ہے۔"

"آہ۔۔۔۔میرے اللہ !۔۔۔۔میں نے۔۔۔۔میں نے اس وقت تمہاری بات نہیں سنی نہ یقین کیا۔۔۔میں نے سچ میں بے وقوفی کی حد کی۔

فوزیہ میرے دل پر رکھے اس بوجھ کو ہلکا کردو پلیز۔۔۔مجھے ایک موقع دے دو کیا دو گی؟"

عمارہ بیگم افسوسناک لہجے میں بولی اور پھر امید بھری نظروں سے فوزیہ کو سے فوزیہ کو دیکھتے پوچھنے لگی۔

"بھابھی ہم ماضی کو جتنا یاد کریں گے اتنا ہی خود کو دکھی کریں گے۔میں آپ سے ناراض تھی مگر اب نہیں ہوں۔میں خوش ہوں کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے۔لاہور کی ہوائیں کافی

www.novelsclubb.com

اچھی ہیں۔آپ میری بڑی بہن تھی اور ہمیشہ رہینگی۔"

فوزیہ زین مسکراتے ہوئے عمارہ زیب کو گلے سے لگاتے بولی۔

"بلکل سب ٹھیک ہو گیا ہے الحمدللہ۔

لاہور تم سب کو یاد کرتا تھا۔"

عمارہ بھی فوزیہ کے گلے لگ کر خود کو پر سکون محسوس کر رہی تھی۔دوریاں اور فاصلے ختم ہو گئے تھے۔اب خوشیاں دیکھنی باقی تھی۔

"انسان بہت جلد باز ہے اس سے زیادہ جلد باز شاید ہی کوئی ہو۔"

جانوروں کے پاس صرف شعور ہوتا ہے جبکہ انسانوں کے پاس عقل اور شعور دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔اس میں بھی جانور اپنی شعور کا استعمال کرتے ہوئے ہم سے زیادہ شکر گزار،

حالات کو سمجھنے والے اور صابر ہوتے ہیں۔لیکن ہم انسان دونوں چیزیں ہونے کے باوجود بھی شکر کے بجائے ناشکری صبر کے بجائے جلد بازی اور عقل کرنے کے بجائے جذبات سے کام لیتے ہیں۔اور پھر بعد میں افسوس کرتے رہ جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

....☆☆☆....

آج کی صبح بہت پر سکون تھی۔ ہر طرف صبح کی اذانیں ہو رہی تھی۔

گھر میں چھوٹے بڑے سب صبح کی نماز کے لیے اٹھے ہوئے تھے۔

سب نے نماز پڑھی اور اپنے نامکمل کاموں کو پورا کرنے لگے۔

عمارہ اور فوزیہ بیگم کچن میں کھڑی صبح کا ناشتہ بنا رہی تھی۔

"ہیلو جوان لڑکیوں!"

موسیٰ جن کی طرح کچن میں نمودار ہوا۔

"یہ کیا ہیلو شیلو لگایا ہوا ہے۔ ادب و آداب سب بھول گئے ہو؟ سلام کرو۔"

www.novelsclubb.com

اور یہاں اسنے صبح صبح ہی عمارہ بیگم سے ڈوز لے لی تھی۔

"اسلام و علیکم جواں لڑکیوں۔ کیسی طبعیت ہے آپ دونوں کی؟ میری آپ دونوں سے ایک درخواست تھی وہ یہ کہ والدہ گرامی اور چچی گرامی میرا معدہ بھوک سے نعرے لگا رہا ہے۔ میرے خیال سے اس کو کھانے پینے کی اشیاء کی ضرورت ہے۔"

موسیٰ نے جھک کر تمیز سے سلام کیا۔اور نہایت ہی ادب سے اپنی بات انکے دوش گزرای۔

"بیٹے صاحب آپ باہر تشریف لے جائیں اتنی زحمت کی ضرورت نہیں تھی ویسے ناشتہ آپ تک خیر خیریت سے پہنچ جائے گا۔"

فوزیہ بیگم بھی اسی کے انداز میں جواب دیتی بولی۔

"جی جیسے آپ دونوں بولیں۔"

موسیٰ نہایت تمیز سے بول کر باہر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"یہ نہیں سدھرے گا۔"

عمارہ بیگم اور فوزیہ بیگم ہنستے ہوئے بولی۔ کیونکہ اس کا یہ ادب و آداب والا روپ کسی کو بھی ہنسانے پر مجبور کر سکتا تھا۔

اس کے پیچھے ہی ازلان، آلیار اور باقی سب بھی سلام کر کے باہر ٹیبل پر بیٹھ گئے۔

خاندان دوبارہ جڑ چکا تھا کیونکہ ان سب کے دل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔

جب زندگی آپ کو اپنے بچھڑے ہوئے سے دوبارہ ملنے کا موقع دے تو ان سے مل لینا چاہیے ورنہ دل میں ایک کھسک رہی جاتی ہے جو رفتہ رفتہ بے سکونی میں بدل جاتی ہے۔

....☆☆☆....

www.novelsclubb.com

ایک ہفتہ ہونے کو تھا سب ساتھ تھے۔ ایان صاحب واپس کراچی جانے کی تیاری میں مصروف تھے۔

آج کا دن ایک اہم دن تھا جب سب بڑے ایک ساتھ ایک کمرے میں ضروری بات کا بولے تو سمجھ جانا چاہیے کہ آج کسی نہ کسی کا فیصلہ ہو کر رہے گا۔

زیب ولا میں بھی آج یہی ہو رہا تھا۔

اور پھر پتہ چلنے پر معلوم ہوا کہ اب جبکہ سب ٹھیک ہو گیا تھا تو فوزیہ بیگم نے محالہ کو ازلان کے لیے مانگ لیا تھا۔

کمرے میں سب بڑے بیٹھے تھے۔ازلان اور محالہ کو بھی بلا لیا گیا تاکہ جو بات بھی ہو ان کے سامنے ہو۔

"عمارہ بھابی اور زیب بھائی آپ کو یاد ہو تو جب محالہ پیدا ہوئی تھی تو میں نے ایک خواہش ظاہر کی تھی کہ اس کو میں اپنی بیٹی بناؤں گی۔آج میں اپنی اس خواہش کو جو کہ اب صرف میری ہی نہیں میرے بیٹے کی بھی خواہش ہے اس کو دوبارہ ظاہر کرتی ہوں۔میں آپ سے ازلان کے لیے محالہ کا ہاتھ مانگتی ہوں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فوزیہ زین نے بے حد محبت اور اپنائیت بھرے لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ ہی عمارہ کو ہے۔ مگر ہم محالہ کی مرضی جاننا چاہتے ہیں۔"

شاہزیب صاحب نے محالہ کو دیکھا اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولے۔

"محالہ میرا بیٹا! آپ ایک بااعتماد لڑکی ہے۔ آپ جو چاہتی ہیں وہ ہمیں کھل کر بتائیں۔ جو آپ کی مرضی ہوگی وہی ہوگا۔"

شاہزیب اس کے سر پر ہاتھ رکھتے محبت سے بولے۔ انہوں نے لفظوں میں اسے باور کروا دیا تھا کہ اس کی مرضی اہم ہے اور جو بھی اس کی مرضی ہوگی اس کے والد اس کے ساتھ کھڑے ہونگے۔

شاہزیب صاحب کی بات سن کر وہ کھل کر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا میری مرضی بھی یہی ہے جو آپ کی ہے میں دل و جاں سے راضی ہوں۔اور میں اس رشتے کو دل سے قبول کرتی ہوں۔"

محالہ نے سب کو اپنی مرضی سے آگاہ کیا اور آخر میں شاہزیب اور عمارہ کو دیکھتے بات جاری رکھتے بولی۔

"ماما بابا یہ میں نہیں آپ کا دیا ہوا اعتماد بولتا ہے کہ میں صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط بولنے کی ہمت رکھتی ہوں کہ میں اپنی مرضی اور اپنی رائے بلا خوف و جھجک کے دے سکتی ہوں۔تھینک یو ویری مچ ماما پاپا۔"

محالہ اپنی بات مکمل کرکے ان کے گلے لگی۔

اور اس کی اتنی سی بات پر وہ دونوں بے حد خوش ہو گئے۔

ساری زندگی ہمیں خوش رکھنے والے ماں باپ ہماری ان کے لیے بولی گی کچھ باتوں سے ہی خوش ہو جاتے ہیں کتنے انمول ہوتے ہیں نہ یہ ماں باپ۔

"تواب جبکہ ہماری بیٹی بھی راضی ہے اور بیٹا بھی اور پھر ہم سب بڑے بھی خوش ہیں تو چائے اور مٹھائی ہو جائے۔"

شاہزین صاحب خوشی سے چور لہجے میں بولے۔

"چائے تو محالہ بنا ہی رہی ہے ابھی تیار ہو جائے گی اور مٹھائی تو بھئی فوزیہ کھلوائیں گی۔"

عظمٰی بیگم بھی خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"شاہزین بھئی میں تو گلاب جامن ہی کھاونگا۔"

ابیان صاحب اپنی فرمائش لے کر آتے بولے۔

"معلوم تھا مجھے ! کہ تم مجھے چین سے نہیں رہنے دو گے پھر! اس لیے گلاب جامن بھی منگوا کر رکھے ہیں۔"

شاہزین صاحب جل کو بولے جس پر سب نے قہقہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

موسیٰ ماہین اریحہ آیت اریشے آلیار کو بھی بات پکی کا پتہ چل گیا اور پھر سب نے ازلان اور محالہ سے ٹریٹ کی فرمائش کی۔

پورے دو ہفتے بعد نکاح کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔پورے دو ہفتے بعد محالہ ازلان ایک پاک رشتے میں بندھنے والے تھے۔

....☆☆☆....

نکاح کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی تھی۔بچے بڑے سب تیاری میں لگے تھے۔

کبھی مال کبھی بازار کبھی ادھر کبھی ادھر۔

آج آیت کے کہنے پر سب لڑکیوں نے انار کلی بازار جانے کا ارادہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ سب بیٹھی موسیٰ کی منتیں کر رہی تھی اور موسیٰ کے کانوں میں جوں تک نہ رینگی۔

"چلو نہ موسیٰ۔ایسی بھی کیا بے رخی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اریشے صوفے کے ساتھ نیچے قالین پر بیٹھی بولی۔

"افففف اللہ! ایک تو اللہ کسی کو خوبصورت اور ہنر مند بنائے تو اسے ایسی چڑیل پور کی چڑیلوں سے دور رکھیں۔"

موسیٰ بڑبڑاتے ہوئے اوپر دیکھتے ہوئے بولا۔

"موسیٰ میری بات بھی نہیں مانو گے اب۔"

اریحہ ناراضی سے بولی۔

"اریحہ آپی اب آپ مجھے ایموشنل بلیک میل کر رہی ہیں۔"

موسیٰ اریحہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

ا"ریحہ آپی نے تو کبھی کوئی فرمائش بھی نہیں کی تم سے! اب کی ہے تو اب بھی نہیں مانو گے اوہ۔"

ماہین افسوس بھرے لہجے میں بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ٹھیک ہے مگر ایک گھنٹے کے اندر اندر ساری شاپنگ ختم کرنی ہے۔"

موسیٰ ان سب کو وارن کرتے ہوئے بولا کیونکہ اسے معلوم پڑ گیا تھا وہ اب بہت خوار ہونے والا ہے۔

"ہائے میرا پیارا بھائی! بس ہم ابھی تیار ہو کر آئیں۔"

محالہ اس کی بلائیں اتارتے فوراً سے بول کر تیار ہونے گئی۔

موسیٰ نے جب تک گاڑی نکالی تب تک وہ پانچوں تیار کھڑی باہر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

وہ پانچوں جب بازار پہنچے تو دکانوں میں جانے لگی جبکہ موسیٰ وہیں گاڑی میں بیٹھا رہا۔

www.novelsclubb.com

وہ پانچوں سامنے بنی کپڑوں کی شاپ میں گئی جو کہ بہت پیاری تھی۔ وہاں کپڑے دیکھنے لگی۔

"بھائی وہ بلیک والا دکھائے۔"

محالہ نے بہت سارے کپڑوں میں ایک کو پسند کرتے ہوئے کہا۔

"جی یہ کپڑا سب سے مہنگا اور زبردست کپڑا ہے یہ آپ کو کوئی بھی اس دام میں نہیں دے گا جس میں میں دے رہا ہوں۔"

دکاندار کپڑا دکھاتے ہوئے بولا۔

"اچھا پہلے ہم دیکھ لیں اچھے سے پھر۔"

اریحہ باقی رنگ دیکھتے ہوئے بولی۔دکاندار جی کہہ کر باقی آئیں گاہکوں کی طرف بڑھا۔

"ارے چھوڑ چھاڑ کے اپنے سلیم کی گلی

انارکلی ڈسکو چلی !"

ابھی وہ لوگ باقی کپڑے دیکھ ہی رہی تھی کہ آیت کا فون بجا وہ بھی فل والیوم سے اور رنگ ٹون ایسی تھی کہ وہاں کھڑے سب لوگ ان ہی کو دیکھنے لگ گئے۔

www.novelsclubb.com

"آیت یہ کیسی رنگ ٹون ہے۔"

اریشے دبی دبی آواز میں بولی۔

"یہ میں نے نہیں لگائی۔ میری رنگ ٹون تو آج صبح تک وہی تھی جیسے سب موبائلوں کی ہوتی ہے۔ یہ کیسے لگی ہے مجھے نہیں معلوم!."

آیت حیرانی سے سب کو دیکھتے بولی۔

"اچھا کال کس کی تھی؟"

ماہین نے پوچھا۔

"موسیٰ کی!"

آیت نے موسیٰ کو دوبارہ کال کرتے ہوئے جواب دیا۔ مگر دوسری طرف سے کسی نے نہیں اٹھایا۔

"ارے چھوڑ چھاڑ کے اپنے سلیم کی گلی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انار کلی ڈسکو چلی."

ابھی آیت نے اپنی رنگ ٹون چینچ کی ہی تھی کہ اریشے کو موبائل تیزی سے بجا اس نے جلدی سے آئی ہوئی کال کاٹی.

"ارے چھوڑ چھاڑ کے اپنے سلیم کی گلی

انار کلی ڈسکو چلی۔"

اور یہ محالہ کا فون بجا اور آیت اور اریشے کی طرح فل وولیوم سے۔اس نے سب لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کئے فون آف کر دیا۔اور وہاں سب لوگوں سے معذرت کی۔

محالہ کے فوراً بعد اریحہ اور اس کے بعد ماہین کا فون بجا اور ان کی رنگ ٹون بھی ایک جیسی ہی تھی۔اب تو وہاں موجود لوگ تنگ ہو گئے تھے۔

وہ پانچوں جلدی سے اس دکان سے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کس کام کام ہو سکتا ہے۔"

آیت غصے سے بولی۔

"یہ موسیٰ کا کام ہے کیونکہ اس نے ہی باری باری ہم سب کو فون کیے اور ہمارے آنے سے پہلے اسی نے ہی رنگ ٹون چینج کی ہے۔تاکہ ہم سب رج کر شرمندہ ہو۔"

ماہین چبا کر ہر لفظ ادا کرتے بولی۔

"ہیلو موسیٰ شاہزیب۔"

اریشے نے موسیٰ کو فون کیا جو کہ موسیٰ نے فوراً اٹھایا۔

"ہاں جی اریشے گیلانی۔"

موسیٰ نے مزے سے جواب دیا۔

"تم لگو ہمارے ہاتھ،آج تمہیں گنجا کر کے نہ چھوڑا تو کہنا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اریشے چبا چبا کر بولتی فون ٹک سے بند کر گئ۔

دوسری طرف موسیٰ کارنامہ کر کے نکلنے کے چکروں میں تھا۔

"اسلام وعلیکم آلیار بھائ۔آپ پہنچ گئے؟"

موسیٰ آلیار کو فون کر کے پوچھنے لگا۔

"وعلیکم السلام ہاں موسیٰ میں بس پہنچ گیا ہوں اور آیت کو فون کرنے والا ہوں تاکہ ان کو گھر لے جاسکوں۔"

آلیار انارکلی بازار تقریباً پہنچ چکا تھا اور گاڑی پارک کر رہا تھا۔

"اوکے تھینکیو آلیار بھائ۔"

www.novelsclubb.com

موسیٰ فون بند کر کے فوراً سے گاڑی سٹارٹ کرتے گھر کے لیے نکل گیا۔

اور پھر آلیار نے آیت کو فون کیا اور وہ لوگ موسیٰ کی چالاکی پر حیران ہو کر رہ گئے اور آلیار کے ساتھ گھر کے لیے چل دیے۔

گھر پہنچ کر موسیٰ آگے اور وہ پانچوں اس کے پیچھے پیچھے تھی۔

گھر میں پہلے کی طرح ہلہ گلہ تھا۔گھر کی رونقیں بڑھ گئی تھیں۔

....☆☆☆....

دسمبر کا مہینہ تھا۔ہوا میں ٹھنڈ اور خنکی بڑھ گئی تھی۔ولا میں خوب گہما گہمی تھی۔

آج جمعے کا دن تھا۔آج محالہ اور ازلان کے نکاح کا دن تھا۔

محالہ صبح سیورے اریشے اور اریحہ کے ساتھ سیلون چلی گئی تھی۔باقی سب گھر میں تیار ہو رہے تھے۔

سب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔آج کا دن محالہ اور ازلان دونوں کے لیے ایک خوبصورت دن تھا۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ بینکوئٹ پہنچ چکے تھے بس محالہ اریشے اریحہ ازلان اور آلیار نہیں تھے۔

بینکوئٹ مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔

ڈیکور کی اپنی مثال آپ تھی۔

اریشے اور اریحہ تیار تھیں۔ محالہ کا لاسٹ ٹچ آپ ہو رہا تھا اور بس اب وہ تیار تھی۔

سفید غرارے میں بیٹھی وہ کسی سفید ہنس کی طرح حسین لگ رہی تھی۔

اریحہ فون آنے پر سیلون سے باہر گی اور جب اندر آئ تو اسکے پاس ایک چھوٹا سا مگر چوڑا سفید رنگ کا ڈبہ تھا۔ جس پر سرخ ربن بندھی ہوئ تھی۔

اس نے وہ ڈبہ محالہ کے حوالے کر دیا۔

"محالہ ازلان آیا تھا۔اس نے کہا ہے کہ یہ تمہیں دوں۔"

اریحہ مسکراتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

/اوہ۔اس میں کیا ہے؟"

محالہ پر جوش ہوتے ہوئے پوچھنے لگی.

"اسے کیا پتا ہو گا۔تم کھولو۔"

اریشے اس سے زیادہ پر جوش ہوتے ہوئے بولی۔

محالہ نے جیسے ہی وہ ڈبہ کھولا اسے کے اندر ایک خاکی رنگ کا صدیوں پرانا کاغذ نکلا۔ جو رول ہوا تھا۔اس پر بھی سفید رنگ کی ربن بندھی ہوئی تھی۔

محالہ نے جیسے وہ ربن کھولی، کاغذ کھلتا چلا گیا۔

اندر بہت ہی زیادہ باریک قلم سے کچھ سطریں لکھی گئی تھی۔ محالہ نے پڑھنا شروع کیا۔

"اے مصر کی شہزادی!

www.novelsclubb.com

ایک بات کہنے آیا ہوں تم سے

کہ مجھے بس محبت ہے تم سے

تمہارے قلعے کا محافظ بن کر آیا ہوں

مگر محافظ میں صرف تمہارا ہوں

کہ ایک گھڑ سوار بن کر بہت دور سے آیا ہوں

مگر دور سے صرف تمہاری دید کے لیے آیا ہوں

کبھی شاہی کپڑوں والا کبھی شاہی جوتوں والا بن کر

تمہاری مسکراہٹ دیکھ اپنی زندگی میں رنگ بھرنے آیا ہوں

ایک انجان مسافر بن کر تمہاری سلطنت میں

تم سے دو گھڑی گفتگو کرنے آیا ہوں

اپنی چھپی محبت کو تمہارے پاس لے آکر

www.novelsclubb.com

محبت کے م ح ب ت کو بیاں کرنے آیا ہوں

اے مصر کی حسین شہزادی!

مجھے تمہاری آنکھوں میں پورا جہاں نظر آتا ہے

میں تمہاری مسکراہٹ میں ہزاروں ویرانیاں دیکھ سکتا ہوں

میں ان ویرانیوں کو ایک ایک کر کے سمیٹ کر

تم سے دور کسی دریا میں پھینکنے آیا ہوں

کہ ایک نظر میری طرف دیکھ لو تم

میں اپنی زندگی میں تمہیں شامل کرنے آیا ہوں۔"

محالہ جیسے جیسے پڑھتی گئ۔اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی گئ۔

ایک کونے میں نیچے لکھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ازلان کی طرف سے محالہ کے لیے

ایک کوشش صرف تمہارے لیے۔"

پورا پڑھ کر اس کی آنکھیں چمکی۔

جو شخص ابھی اس کی زندگی میں شامل ہونے والا تھا وہ بہترین تھا۔اس سے بہتر شاید ہی محالہ کے لیے کوئی اور ہو۔

"آآآآآآآآآآآآآ محالہ ماشاءاللہ۔ تم بہت خوشقسمت ہو۔اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے آمین۔"

اریشے اور اریحہ بھی محالہ کو پڑھتے ہوئے سن رہی تھی۔اور اب اریشے نے زور سے محالہ کو گلے لگایا۔

"میرا بھائی تو غالب کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔"

اریحہ ہنستے ہوئے بولی۔

اتنے میں اسے آلیار کیوں کال موصول ہوئی۔وہ گاڑی میں بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا ۔ان کو بینکوئٹ لے کر جانے کی ڈیوٹی آلیار کی تھی۔وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ کر بینکوئٹ کی طرف گامزن ہو گئی۔

....☆☆☆....

بینکوئٹ پہنچ کر سب سے پہلے نکاح کا شور اٹھا۔

نکاح کا سلسلہ شروع ہوا اور محالہ اور ازلان ایک پاک رشتے میں بندھ گئے۔

اس کے بعد محالہ کو سٹیج پر لے جایا گیا جہاں ازلان پہلے ہی موجود تھا۔

سفید رنگ کا کرتا شلوار پہنے ساتھ خاکی رنگ کا ویسکوٹ پہنے وہ محالہ کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا۔

ازلان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور محالہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اور ایک مسکراہٹ دونوں کے چہرے پر آئی۔ دونوں نے دل میں الحمدللہ کہا اور اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

تصویروں کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا تھا۔

"ازلان"

محالہ نے اسے پکارا۔

"جی زوجہ محترمہ"

ازلان نے مسکرا کر جواب دیا۔

"تا عمر کیا ہے؟"

محالہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے ساتھ گزرا ہر لمحہ۔"

ازلان نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فوراً جواب دیا۔

اس کا جواب سن کر لو محالہ خود کو مسکرانے سے نہ روک سکی۔

www.novelsclubb.com

نکاح کا فنکشن خیر سے ہو گیا تھا۔ازلان اور محالہ کی محبت جیت گئی تھی۔

مگر آگے ابھی اور بھی بہت کچھ دیکھنا باقی تھا کیونکہ زندگی تو نام ہی آزمائشوں کا ہے.

....☆☆☆....

اندھیرے میں ڈوبا وہ گھر خوفناک لگ رہا تھا۔ پورے گھر میں تاریکی تھی سوائے چھت کے۔ وہاں پر آگ جلی ہوئی تھی جو کہ روشنی دے رہی تھی۔

قریب جانے پر سے پتا لگتا کہ کوئی عورت ہاتھ میں کسی کے کپڑے پکڑے اس آگ پر سے گول گول چکر کاٹ رہی ہے۔ وہ کچھ پڑھ بھی رہی ہے۔ اور پھر وہ کپڑے اس آگ میں پھینک دیتی ہے اور مسکراتی ہے ایک خوفناک مسکراہٹ!

وہ عورت تہمینہ تھی۔ وہی تہمینہ زیب۔ آج پھر سے وہ بدلے کی خاطر بے حس بن کر تباہی کی آگ جلا رہی تھی۔

....☆☆☆....

رات کا وقت تھا زیب ولا میں سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔ کچھ نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ سورہ ملک پڑھنے کے بعد سورہ فلق اور ناس پڑھ کر خود پر اور اپنے آس پاس پھونک رہے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ اب ان سب کی عادت ہو چکی تھی۔اور پھر اللہ کا کلام تو بہت طاقتور ہے۔دشمن ہر کوشش کرتا ہے مگر اللہ کے کلام کے آگے بے بس اور لاچار ہو جاتا ہے۔

اور یہی تو بات ہر انسان کو سمجھنی چاہیے۔

آزمائشیں آتی ہیں اور ہمیں بہادر بنا کر چلی جاتی ہے۔یہی تو زندگی ہے۔

(تمت بالخیر)

www.novelsclubb.com